بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث (القرآن)

اہلِ حدیث

ہفت روزہ

لاہور

مرکزی جمعیۃ اہلِ حدیث پاکستان کا ترجمان

مسلک اہلِ حدیث کا داعی

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

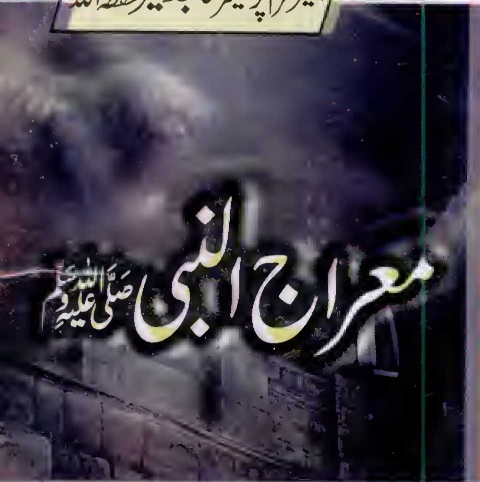
جلد: 47 | ۲۳ تا ۲۹ رجب ۱۴۳۸ھ 21 تا 27 اپریل 2017ء | شمارہ: 16





حرمین شریفین کا تحفظ ہمارے ایمان کا حصہ ہے

امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ



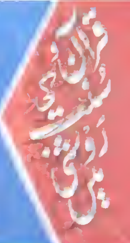
جسمانی و روحانی اور حالت بیداری میں ہوا

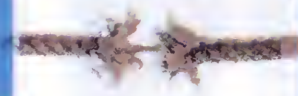
امام کعبہ
فضیلۃ الشیخ صالح بن ابراہیم آل طالب حفظہ اللہ

کی مرکز اہل حدیث تشریف آوری اور علماء کنونشن سے خطاب!

امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ

امام المحدثین کی فقاہت پر ایک نظر!





طلاق کے بعد رجوع ...؟!



خاوند کی بدسلوکی ...؟!



بانجھ مرد سے مطالبۂ طلاق ...؟!



درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

عقل مندوں کے لیے نشانیاں

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ.. فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩١﴾﴾ (لقمان)

"آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں، رات اور دن کے ہیر پھیر میں یقیناً عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کھڑے، بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے کرتے ہیں اور آسمان وزمین کی پیدائش میں غور وفکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! تو نے یہ بے فائدہ نہیں بنایا، بے شک تو پاک ہے، پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔"

اللہ تعالیٰ کی قدرت وعظمت کی دو بڑی نشانیاں ایسی ہیں جو ہر وقت انسان کو دعوت دیتی ہیں کہ انسان ان میں غور وفکر اور تدبر کرے اور اس تدبر کے ذریعے قدرت الٰہی کو پہچانے اور پھر حقیقی خالق ومالک اور پروردگار کے سامنے شکر گزاری اور اطاعت شعاری والا رویہ اپنائے۔ ان میں سے ایک وسیع کائنات جس میں آسمان کی وسعت، زمین کی خلقت اور ان دونوں کے درمیان ان گنت مخلوقات جو ہر لحظہ ان کے خالق کی قدرت پر واضح ثبوت ہیں اور ان میں سے ہر مخلوق پکار پکار کر اللہ کی واحدانیت اور قدرت کا اعلان کر رہی ہیں تاکہ عقل والے سبق حاصل کریں:

﴿وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَ لٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ﴾

"ایسی کوئی چیز نہیں جو اسے پاکیزگی اور تعریف کے ساتھ یاد نہ کرتی ہو۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ تم اس کی تسبیح سمجھ نہیں سکتے۔"

جبکہ دوسری بڑی نشانی اللہ کی آخری کتاب قرآن مجید ہے، جس میں بندہ بشر کے لیے رہنمائی کا سارا سامان بھی موجود ہے اور زندگی گزارنے کے طور طریقے بھی، تاکہ انسان اللہ تعالیٰ کی خشیت واطاعت والی زندگی گزار کر سرخرو ہو سکے۔

لیکن غیر اسلامی طرز حیات اور ملحدانہ تہذیب کی یلغار نیز دنیوی عیش وعشرت نے انسان کو ان دونوں نشانیوں میں غور وفکر سے بے نیاز کر دیا ہے اور اگر ان میں تدبر کرے بھی تو اس کا حق ادا نہیں، اگر انسان غور کرے تو صرف دن اور رات کا تصرف اسے دعوت دے رہا ہے کہ تمہارے حالات میں بھی وقت ڈھلنے کے ساتھ تغیر رونما ہوگا اور یہی تغیر انسان کے لیے مستقبل کی تیاری کا ایک اہم محرک ثابت ہوتا ہے۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے عقل کی نعمت سے نوازا ہے اور اور یہی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت اسے دوسری مخلوقات سے افضل بناتی ہے، اسی کے ذریعے انسان اشیاء کی حقیقت کو پہچان کر اپنے ایمان باللہ کو پختہ کرتا ہے۔ اسی لیے مخلوقات میں غور وفکر کو عقل والوں کے لیے نشانیاں کہا گیا ہے لیکن اگر عقل پر ہی پردہ پڑ جائے تو پھر ایمان میں بھی نقص آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اسی لیے تو اصحاب جہنم قیامت کے دن کہیں گے کہ:

﴿وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْٓ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿١٠﴾﴾

"اور (جہنمی) کہیں گے کہ اگر ہم سنتے ہوتے یا عقل رکھتے ہوتے تو دوزخیوں میں (شریک) نہ ہوتے۔"

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی حفظہ اللہ

تین عمدہ وصیتیں

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثٍ: "بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى، وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَرْقُدَ".] (مسلم)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنے، چاشت کی دو رکعتیں ادا کرنے اور سونے سے پہلے وتر ادا کرنے کی وصیت فرمائی۔ (مسلم)

وصیت سے مراد تلقین وتاکید ہے کیونکہ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ نوافل پڑھنے کا اہتمام اللہ کا قرب حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ تلاوت کردہ حدیث میں تین باتوں کی تلقین کی گئی ہے۔

پہلی وصیت: ہر مہینے میں تین نفلی روزے رکھے جائیں، ان تین دنوں کے روزے کا ثواب ایک ماہ کے روزے کے برابر ہے۔ یہ تین دن "ایام بیض" کہلاتے ہیں، یعنی قمری مہینے کی 13، 14 اور 15 تاریخ۔ ان ایام کو "ایام بیض" اس لیے کہتے ہیں کہ ان تاریخوں میں چاند تقریباً ساری رات چمکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ ان ایام کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

دوسری وصیت: یہ کہ چاشت کی دو رکعات ضرور پڑھا کرو اس لیے کہ ان کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "ہر انسان پر ہر روز اس کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے۔" انسانی جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا بہت مشکل ہے، جو انسان سورج نکلنے کے تھوڑی دیر بعد دو رکعت نماز ادا کرے اس کی طرف سے پورے جسم کا صدقہ ادا ہو جائے گا۔ اکثر لوگ اس عمل سے غافل ہیں۔ اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ چاشت کے دو ہی نفل ہیں۔

تیسری وصیت: رات کو سونے سے پہلے نماز وتر پڑھ لیا کرو۔ یاد رہے کہ سونے سے پہلے وتر کی ادائیگی صرف اس شخص کے لیے مستحب ہے جو رات کے آخری حصے میں اٹھنے کے بارے میں اپنے آپ پر اعتماد نہیں کرتا، اگر اسے رات کو اٹھنے پر اعتماد ہو یا گھڑی، موبائل پر الارم لگائے اور وقت پر بیدار ہو جائے تو رات کا آخری حصہ افضل ہے۔

یہ تینوں کام نفل عبادت کا درجہ رکھتے ہیں مگر ثواب کے لحاظ سے بہت بڑا مقام رکھتے ہیں۔ روزہ از خود بڑے ثواب کا حامل ہے اور جب سنت سمجھ کر ہر ماہ 13، 14 اور 15 تاریخوں کے روزے رکھے جائیں تو اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ یہ کام بظاہر مشکل معلوم ہوتا ہے مگر جو صدق دل سے اسے شروع کرے وہ اللہ کا مقرب بندہ بن جاتا ہے۔ اور چاشت کی نماز سے پورے جسم کے ہر جوڑ کا صدقہ ادا ہو جاتا ہے۔ یہ اللہ کا کس قدر انعام ہے کہ جوڑوں کا صدقہ وہ صرف دو رکعت کی صورت میں قبول کر لیتا ہے ورنہ اتنے صدقے ادا کرنے کے لیے کتنی رقم درکار ہوتی؟ اور تہجد کی نماز اگرچہ نفلی عبادت ہے مگر اس کا ثواب اور اس کے ثمرات بہت زیادہ اس ہیں، آپ ﷺ نے اس شخص کو رعایت عطا فرمائی جو صبح اٹھنے سے قاصر ہے اسے چاہیے کہ وہ رات کو سونے سے قبل وتر نماز ادا کر کے سوئے۔

امام حرم مکی کی مرکز میں تشریف آوری!

علماء کنونشن ...... جماعتی زندگی کے ایمان افروز لمحات!

بیت اللہ شریف دنیا بھر کے مسلمانوں کا روحانی‘ دینی مرکز اور فیوض ربانی کا مہبط ہے۔ یہاں بیمار لوگوں کو شفاء اور کج ذہنوں کو جلا ملتی ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ لمحات جو بیت اللہ میں گزریں ہم انہیں سرمایہ حیات اور متاع عزیز سمجھتے ہیں۔ وہاں ایک نماز ادا کرنے والے کو ایک لاکھ نماز کا اجر وثواب ملتا ہے۔ یہی بیت اللہ کی عظمت ورفعت اور بیت اللہ کا یہی شرف ومجد ہے۔ جو امام وخطیب بیت اللہ کو ہماری نظروں میں عظیم روحانی پیشوا‘ عظیم دینی رہنما اور مرجع خلائق گردانتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے کہ جہاں دنیا بھر سے مسلمان حج اور عمرہ کی ادائیگی کے لیے کشاں کشاں چلے آتے ہیں۔ چنانچہ جہاں ہماری زندگی بھر کی تمنائیں اور زندگی بھر کی امنگیں بیت اللہ کی زیارت کے لیے بے قرار رہتی ہیں۔ وہاں امام بیت اللہ کی اقتدا میں سجدہ ریز ہونے کے لیے ہماری جبینیں بے تاب رہتی ہیں۔ حضرت امام صاحب کی سوز وگداز سے لبریز تلاوت قرآن سننے کے لیے ہمارے کانوں کی بے چینیاں کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ پھر جب امام کعبہ یہاں تشریف لائیں تو یہ امر ہمارے لیے باعث صد ناز ہے اور ان لمحات کو خلاصۂ حیات سمجھتے ہیں جن کو ہم دور دراز کی مسافتیں طے کر کے سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہماری عقیدتوں کے مرکز اور دلوں کی دھڑکن امام کعبہ سماحۃ الشیخ صالح بن محمد بن ابراہیم آل طالب حفظہ اللہ تعالیٰ مؤرخہ ۱۰ اپریل ۲۰۱۷ء بروز سوموار مرکز اہل حدیث ۱۰۶ راوی روڈ لاہور میں ہمارے شریک حال ہوئے۔ ۱۱ بجے ان کی تشریف آوری پر مرکزی قائدین کی قیادت میں علماء کرام‘ شیوخ الحدیث‘ مبلغین‘ کارکنوں اور احباب جماعت نے دیدہ ودل فرش راہ کر دیئے۔ امام حرم اہلاً وسہلاً مرحبا مرحبا نعرہ ہائے تکبیر‘ پاک عرب دوستی‘ اور حرمت حرمین پر جان بھی قربان ہے‘ ایسے نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ جب مہمان گرامی امام کعبہ‘ امیر محترم پروفیسر ساجد میر‘ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم‘ الشیخ علی محمد ابوتراب کے جلو میں ابراہیم میر ہال کے سٹیج پر جلوہ افروز ہوئے تو پورا ہال ایک بار پھر نعروں سے گونج اٹھا اور میڈیا کے احباب بھی مستعد ہو گئے۔ امام محترم کی آمد پر حاضرین کے اسلامی ودینی جذبوں سے حرمین شریفین سے عقیدت ومحبت اور سعودی عرب کے ساتھ برادرانہ اور گہرے دینی رشتوں کا واضح اظہار ہوتا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ سعودی حکمران اور عوام‘ پاکستان سے خصوصی محبت کرتے ہیں اور اس ملک کو اپنا گھر سمجھتے ہیں اسی لیے جب پاکستان نے ایٹمی دھماکہ کر کے دنیا کی پہلی اسلامی ایٹمی قوت کا اعزاز حاصل کیا تو سعودی عوام کی خوشی دیدنی تھی۔ وہاں جشن کا سماں اس طرح تھا جیسے سعودی عرب نے دھماکے کیے ہوں۔

مہمان گرامی کے ہال میں ورودِ مسعود سے پہلے ہی مدعوین سے ہال بھر چکا تھا۔ اب قاری نوید الحسن لکھوی کی خوبصورت تلاوت قرآن مجید سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ امیر محترم پروفیسر سینیٹر ساجد میر حفظہ اللہ صدارت فرما رہے تھے۔ ڈاکٹر عبدالغفور راشد اور رانا محمد شفیق خاں پسروری نے بڑے احسن انداز میں نقابت کا فریضہ انجام دیا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا اور کہا کہ حضرت امام کعبہ کی یہاں تشریف آوری ہمارے لیے بڑے اعزاز کی بات ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ آج ہم ایسے مہمان محترم کی میزبانی کا شرف حاصل کر رہے ہیں جو ہمارے دلوں کی دھڑکن ہیں۔ ہم مہمان گرامی اور پورے وفد کو دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہتے ہیں۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر ﷾ نے علماء کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے جہاں امام کعبہ فضیلۃ الدکتور صالح بن محمد بن ابراہیم آل طالب ﷾ اور ان کے وفد کو خوش آمدید کہا وہاں یہ بھی کہا کہ حرمین شریفین کی حفاظت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ اس کی حرمت کے لیے جان دینا بھی سعادت سمجھتے ہیں۔ آپ نے یہ فرمایا کہ امام محترم کا ہمارے درمیان ہونا ہمارے عقیدہ وفکر اور منہج ہم آہنگی ہے۔ ہم حکومت سعودیہ کو حجاج ومعتمرین‘ عالم اسلام سمیت انسانیت کی خدمات پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ جناب رانا محمد شفیق خاں پسروریؒ
☆ جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشدؒ
☆ جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانویؒ

اس شمارہ میں

ادارہ سے جملہ خط وکتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر مینیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ "اہل حدیث" دفاتر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان
106 راوی روڈ لاہور 54000
فون:042-37720257 فیکس:042-37725525
E-mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

سالانہ زر تعاون بھیجنے کے لیے
میزان بینک برانچ کوڈ:0211 اکاؤنٹ نمبر: 0100270239

بدل اشتراک

سالانہ	600/- روپے
ششماہی	350/- روپے
بذریعہ وی پی	650/- روپے
بیرونی ممالک سے	6000/- روپے
فی پرچہ	20/- روپے

سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے "دلستر پرنٹ ان" شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

اب نعروں کی گونج میں سماحۃ الشیخ صالح بن محمد آل طالب امام کعبہ کو خطاب کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے خطبہ مسنونہ کے بعد امیر محترم پروفیسر ساجد میر ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم اور سینئر نائب امیر الشیخ علی محمد ابوتراب اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کا شکریہ ادا کیا کہ مختصر وقت میں اتنا بڑا اجتماع منعقد کر کے مجھے ہم کلام ہونے کا موقع دیا ہے۔ ترجمانی کا فریضہ الشیخ قاری صہیب احمد میر محمدی کر رہے تھے۔ مہمان محترم نے فرمایا کہ سعودی عرب اور پاکستان دونوں ممالک اور ان کے عوام اسلام کی سربلندی چاہتے ہیں اور دونوں کے تعلقات مضبوط اور مستحکم ہیں۔ یہ ریاستیں اسلام کے غلبہ اور حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے ہر قسم کی قربانی دینا جانتی ہیں۔ ان دونوں کو دہشت گردی کا سامنا ہے۔ دونوں کا دشمن ایک ہے۔ دونوں کو ایک جیسے مسائل کا سامنا ہے۔ ہمیں متحد ہو کر ان کا سامنا کرنا ہوگا۔ امام صاحب نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے یہ بھی کہا کہ حرمین شریفین کے دفاع کے لیے حکومت' پاکستان عوام کا عزم اور محبت مثالی ہے۔ ہم ان شاء اللہ حرمین شریفین کی حفاظت اور دین اسلام کی سربلندی کے لیے جان کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ اسلام کو دہشت گردی کے ساتھ جوڑنے کی سازش کی جا رہی ہے مگر اسلام سراپا رحمت اور پرامن دین ہے۔ اس کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں۔ عالم اسلام کو متحد کرنے کی کوششیں خواہ حکومت پاکستان کی طرف سے ہوں' اسلامی تحریکوں' دینی جماعتوں' میڈیا یا پھر پاکستانی عوام کی طرف سے ہوں سب قابل تحسین ہیں۔ مہمان گرامی نے اپنے خطاب میں مقبوضہ کشمیر' عراق' لیبیا' شام اور فلسطین کے مجبور و مقہور مسلمان بھائیوں کے لیے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب ملکوں کے مسائل حل فرمائے اور وہ دن قریب آجائے کہ جب ہم بیت المقدس میں نماز ادا کر سکیں۔ آخر میں امام صاحب نے حکومت' عوام' علماء خصوصا مرکزی جمعیت اہل حدیث کے امیر پروفیسر ساجد میر' ڈاکٹر حافظ عبدالکریم اور شیخ علی محمد ابوتراب کا شکریہ ادا کیا۔ کنونشن کے اختتام پر مہمان گرامی کی خدمت میں تلوار' شیلڈ آپ کے حرم میں ۳۳ خطبات کی سی ڈی اور کتاب پیش کی گئی۔

بعد ازاں آپ نے پیغام ٹی وی کا وزٹ کیا اور اپنا انٹرویو ریکارڈ کرایا۔ اتنے میں نماز ظہر کا وقت ہوا اور آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی گئی۔ پھر آپ اور وفد کے اعزاز میں ظہرانہ دیا گیا۔ پھر نہایت گرمجوشی اور دعاؤں کے ساتھ مہمانوں کو الوداع کیا گیا۔ اس طرح آپ کا دورہ بہت سی حسین یادیں چھوڑ کر اختتام پذیر ہوا۔

(تفصیلات دوسرے صفحات پر بھی ملاحظہ فرمائیں۔)

حرمین شریفین کے دفاع کے لیے حکومت اور پاکستانی عوام کا عزم اور محبت مثالی ہے۔ امام کعبہ

حرمین شریفین کی حفاظت ہمارے ایمان کا حصہ ہے' اسی لیے ہم اس کی حرمت پر اپنی جان قربان کرنا سعادت سمجھتے ہیں۔ پروفیسر ساجد میر

امام کعبہ کے دورۂ پاکستان سے دونوں ممالک کے درمیان خوشگوار اور مثالی تعلقات میں مزید مضبوطی پیدا ہو گی۔ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم

امام کعبہ الشیخ صالح بن محمد آل طالب نے کہا ہے کہ سعودی عرب اور پاکستان دونوں ممالک اور انکی عوام اسلام کی سربلندی چاہتی ہیں، دونوں کے تعلقات مضبوط اور مستحکم ہیں، یہ ریاستیں اسلام کے غلبہ کے لیے ہر قسم کی قربانی دینا جانتی ہیں اس لیے دونوں کو دہشت گردی کا سامنا ہے، دونوں کا دشمن ایک ہے، دونوں کو ایک جیسے مسائل کا سامنا ہے' ہمیں متحد ہو کر ایسے عناصر کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مرکز 106 راوی روڈ لاہور کے ابراہیم میر ہال میں علماء کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا' جسکی صدارت امیر محترم سینٹر پروفیسر ساجد میر نے کی۔ کنونشن میں ملک بھر سے جید علماء اور شیوخ الحدیث سینکڑوں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ قبل ازیں جب امام کعبہ دفتر پہنچے تو ان کا والہانہ استقبال کیا گیا۔ جب وہ کنونشن میں خطاب کے لیے پہنچے تو علماء نے مرحبا مرحبا یا امام مرحبا کے استقبالی نعرے لگائے۔ اسی طرح حرمت حرمین پر جان بھی قربان کے نعرے لگائے جاتے رہے۔ امام کعبہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ حرمین شریفین کے دفاع کے لیے حکومت اور پاکستانی عوام کا عزم اور محبت مثالی ہے۔ ہم حرمین شریفین اور دین اسلام کی حفاظت کے لیے جان کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ اسلام کو دہشت گردی کے ساتھ جوڑنے کی سازش کی جا رہی ہے مگر اسلام سراپا رحمت اور پرامن دین ہے۔ الشیخ صالح بن محمد آل طالب حفظہ اللہ نے کہا کہ طاغوت سن لے! دین اسلام کو دنیا کی کوئی طاقت نقصان نہیں پہنچا سکتی' اس لیے کہ دین کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے اٹھا رکھا ہے۔ شیطان مسلمانوں میں انتشار، فتنہ اور باہمی عداوت پیدا کر رہا ہے مگر ہم سب مسلمان قرآن وحدیث کے پرچم تلے متحد ہو کر ان سازشوں اور شیطانی حربوں کا مقابلہ کریں گے اور انہیں ناکام بنائیں گے عراق، شام فلسطین اور کشمیر میں مسلمانوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے جن کا جرم صرف یہ ہے کہ وہ اسلام سے محبت کرتے ہیں اور قرآن وحدیث کے ماننے والے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم قرآن اور حدیث والے ہیں، جس کی حفاظت اللہ کے ذمہ ہے' اللہ اپنے دین اور ہمیں سب کو محفوظ رکھے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ میری دعا ہے کہ جس طرح ہم یہاں اکٹھے ہیں، جنت میں بھی اللہ ہمیں اکٹھے رکھے۔ امام کعبہ نے پاکستان میں امن اور اسکی سلامتی کے ساتھ ساتھ مسلمانوں میں اتحاد و یکجہتی کے فروغ کے لیے بھی دعائیں مانگیں اور اس خواہش کا بھی دعا میں اظہار کیا کہ یااللہ! جلد وہ وقت لا کہ ہم سب بیت المقدس میں نماز پڑھ سکیں۔ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے سینٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ حرمین شریفین کی حفاظت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ اس لیے ہم اسکی حرمت پر اپنی جان قربان کرنا سعادت سمجھتے ہیں۔ انہوں نے امام کعبہ کی مرکزی دفتر آمد پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے کنونشن میں خطبہ استقبالیہ پیش کیا اور امام کعبہ کو خوش آمدید کہا۔ ان کا کہنا تھا کہ امام کعبہ کا یہاں آنا ہمارے لیے بڑے اعزاز کی بات ہے۔ امام کعبہ کے دورہ پاکستان سے دونوں ممالک کے درمیان خوشگوار اور مثالی تعلقات میں مزید مضبوطی پیدا ہو گی اور روحانی رشتوں کو مزید جلا ملے گی۔

احکام و مسائل

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں ضلع خانیوال پاکستان
فون: Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
ای میل: Email: markaz.dirasat@gmail.com

طلاق کے بعد رجوع

سوال میں نے اپنی بیوی کو اس کی نافرمانی کی وجہ سے طلاق دی اور پھر جلد ہی رجوع کر لیا' لیکن میری بیوی اس رجوع کو تسلیم نہیں کرتی' کیا شریعت میں رجوع کے لیے بیوی کی رضامندی ضروری ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب ہماری شریعت میں طلاق دینا اور رجوع کرنا خاوند کا حق ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''طلاق دینا تو اسی کا حق ہے جس نے پنڈلی کو پکڑا۔'' (ابن ماجہ' الطلاق: ۲۰۸۱)

اس حدیث کو اگرچہ کچھ اہل علم نے ضعیف قرار دیا ہے تاہم دارقطنی اور طبرانی میں آمدہ شواہد کی بناء پر درجۂ حسن تک پہنچ جاتی ہے' اس لیے یہ قابل حجت اور قابل عمل ہے۔

''پنڈلی پکڑنا'' سے مراد وہ بے تکلفانہ تعلقات ہیں جو میاں بیوی کے درمیان ہوتے ہیں' اس سے معلوم ہوا کہ طلاق دینا خاوند کا حق ہے۔ اس حدیث کے علاوہ بھی قرآنی آیات میں طلاق کی نسبت خاوند کی طرف کی گئی ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ طلاق دینا خاوند کا حق ہے خواہ بیوی اسے تسلیم کرے یا نہ کرے' اسی طرح رجوع کرنے پر بھی خاوند کا حق ہے جیسا کہ قرآن کریم میں اس امر کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''پھر اگر خاوند حضرات موافقت کرنا چاہیں تو مطلقہ بیوی کو دوران عدت اپنی زوجیت میں لے لینے کے زیادہ حقدار ہیں۔'' (البقرۃ: ۲۱۲)

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ طلاق کے بعد رجوع کرنا بھی خاوند کا حق ہے' لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ رجوع دوران عدت ہو' کیونکہ عدت کے بعد نکاح ختم ہو جاتا ہے۔ اس بناء پر خاوند کا حق رجوع بھی ختم ہو جاتا ہے۔ عدت کی اقسام حسب ذیل ہیں:

① مطلقہ غیر مدخولہ کی کوئی عدت نہیں' جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔ (الاحزاب: ۴۹)

② مطلقہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔ (الطلاق: ۴)

③ مطلقہ غیر حاملہ کو اگر ایام آتے ہیں تو اس کی عدت تین حیض آجانا ہے۔ (البقرۃ: ۲۱۸)

④ مطلقہ غیر حاملہ کو اگر بیماری یا صغر سنی یا بڑھاپے کی وجہ سے ایام نہیں آتے تو اس کی عدت تین ماہ قمری ہیں یعنی ۹۰ دن تک اس کی عدت رہتی ہے۔ (الطلاق: ۴)

دوران عدت خاوند' بیوی سے رجوع کر سکتا ہے بشرطیکہ پہلی یا دوسری طلاق ہو۔ تیسری طلاق کے بعد بیوی کے لیے عدت تو گزارنا ہوگی لیکن خاوند کا حق رجوع طلاق دیتے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ نیز پہلی اور دوسری طلاق کی عدت اگر ختم ہو جائے تو تجدید نکاح سے دوبارہ اپنے گھر کو آباد کیا جا سکتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں اس کی صراحت ہے۔ (البقرۃ: ۲۳۲)

بہرحال طلاق دینا اور رجوع کرنا خاوند کا حق ہے اور یہ بیوی کی رضامندی پر موقوف نہیں' بشرطیکہ رجوع دوران عدت ہو اور عدت گزرنے کے بعد نکاح ختم ہو جاتا ہے۔ نکاح کے ختم ہونے کے بعد رجوع کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا پھر تجدید نکاح کا اختیار ہے بشرطیکہ بیوی دوبارہ نکاح پر رضامند ہو۔ واللہ اعلم!

بانجھ مرد سے مطالبۂ طلاق

سوال میری شادی کو دس سال ہو چکے ہیں لیکن میں اولاد سے محروم ہوں۔ ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق میرے میاں اولاد کے قابل نہیں ہیں۔ کیا ان حالات میں مجھے مطالبہ طلاق کا حق ہے؟ قرآن و حدیث کے مطابق جواب دیں۔

جواب بچوں کی خواہش' ایک فطری حق ہے' یہ خواہش میاں بیوی دونوں میں ہوتی ہے اگرچہ اولاد دینا یا اس سے محروم رکھنا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ تاہم اگر یہ بات معلوم ہو جائے کہ خاوند اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا اور وہ خود بانجھ پن کا شکار ہے۔ پھر ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق یہ امر ناقابل علاج ہے تو عورت کو حق ہے کہ وہ خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرے اور خاوند کو چاہیے کہ وہ اسے طلاق دے دے اور اسے خواہ مخواہ اپنے حبالہ عقد میں رکھ کر تکلیف نہ دے۔ قرآن کریم میں ہے: ''اور تم اپنی بیویوں کو تکلیف دینے کے لیے

نکاح میں مت روکے رکھو تاکہ تم ان پر زیادتی کرو۔'' (البقرہ:۲۴۱)

اگر خاوند طلاق نہ دے تو عورت کو یہ بھی حق ہے کہ بذریعہ عدالت طلاق لے۔ جب وہ عدالت کے ذریعے طلاق لے گی تو راجح قول کے مطابق اسے حق مہر سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ بہر حال جب عورت کا خاوند اولاد کے قابل نہ ہو تو طلب طلاق اور فسخ نکاح کا حق حاصل ہے۔ خاوند کو چاہیے کہ وہ اسے اپنی عزت کا مسئلہ نہ بنائے بلکہ اسے طلاق دے کر آزاد کر دے۔

اکیلے آدمی کا اذان دینا اور اقامت کہنا

سوال میں اکثر سفر میں رہتا ہوں' کیا مجھے اجازت ہے کہ میں نماز پڑھنے سے پہلے اذان کہوں اور تکبیر پڑھ کر جماعت کی شکل اختیار کروں؟ اس سلسلہ میں قرآن وحدیث میں کیا ہدایات ہیں؟

جواب دوران سفر اگر مسافر حضرات زیادہ ہیں تو باجماعت نماز پڑھنے کے لیے اذان دینا ضروری ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے لیے فرمایا تھا' جب وہ اپنے گھر جانے کے لیے مدینہ طیبہ سے روانہ ہونے لگے تھے: ''جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی اذان دے۔'' (بخاری' الاذان:۶۳۱)

اس حدیث پر امام بخاریؒ نے بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: ''مسافر اگر زیادہ ہوں تو انہیں اذان اور اقامت کہنی چاہیے۔'' (بخاری' الاذان' باب:۱۸)

اس حدیث میں واضح طور پر حکم ہے کہ دوران سفر اگر مسافر زیادہ ہیں تو نماز باجماعت کے لیے اذان دی جائے اور اقامت بھی کہی جائے۔

اگر مسافر منفرد یعنی اکیلا ہے تو اذان واقامت واجب نہیں بلکہ سنت ہے کیونکہ اس کے پاس ایسے لوگ نہیں ہیں جن کی خاطر اذان دی جائے۔ چونکہ اذان' اللہ کا ذکر' اس کی تعظیم اور اپنے لیے نماز اور فلاح کی دعوت ہے اس لیے اذان کہنا مستحب ہے۔ اسی طرح تکبیر پڑھنا بھی باعث ثواب ہے' جیسا کہ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا رب کریم بکریوں کے اس چرواہے پر خوش ہوتا ہے جو کسی پہاڑ کی بلند چوٹی پر ہو اور نماز کے لیے اذان دے پھر نماز ادا کرے' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے اس بندے کو دیکھو کہ وہ نماز کے لیے اذان دیتا ہے اور اقامت پڑھتا ہے' وہ مجھ سے ڈرتا ہے' میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔'' (مسند احمد: ج۴' ص۱۴۵)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اکیلا آدمی' نماز کی ادائیگی کے لیے اذان اور تکبیر کہہ سکتا ہے' مسافر بھی اگر اکیلا ہو تو اسے اذان اور تکبیر کہنا مستحب امر ہے۔ امام ابوداود نے اس حدیث سے دوران سفر اذان اور اقامت کہنے کی مشروعیت کو ثابت کیا ہے۔ (ابوداود' صلوٰۃ السفر' باب:۳)

خاوند کی بدسلوکی

سوال میری شادی کو دس سال ہونے کو ہیں' میرے میاں اخراجات کے سلسلہ میں بڑے فراخدل ہیں دیگر حقوق بھی ادا کرتے ہیں لیکن وہ ہمیشہ بدسلوکی سے پیش آتے ہیں ایسے حالات میں میرے لیے کیا حکم ہے؟

جواب نکاح کے بعد خاوند کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی بیوی سے حسن سلوک کرے اور اچھے اخلاق سے پیش آئے' اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''تم میں سے بہتر اور اچھا وہ انسان ہے جو اپنی بیوی سے اچھا برتاؤ کرتا ہے اور خود میں تم سے اپنی بیویوں کے حق میں اچھا اور بہتر سلوک کرتا ہوں۔'' (ترمذی' نکاح:۳۸۹۵)

قرآن کریم نے بھی اس امر پر زور دیا ہے کہ تم اپنی بیویوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور حسن سلوک سے پیش آؤ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم ان عورتوں کے ساتھ اچھے طریقہ سے گزر بسر کرو۔'' (النساء:۱۹)

ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ان عورتوں کے بھی وہی حقوق ہیں جس طرح بہترین انداز میں ان پر مردوں کے حقوق ہیں۔'' (البقرہ:۲۲۸)

ایسے حالات میں بیوی کو چاہیے کہ وہ درج ذیل باتوں کا اہتمام کرے:

① اپنے اللہ کے حضور نہایت خشوع وخضوع سے دعا کرے کہ وہ اس کے خاوند کو ہدایت دے اور اچھا برتاؤ کرنے والا بنا دے۔

② خاوند کے اس ناروا رویے پر صبر کرے اور کسی وقت بھی اس سے بدکلامی سے پیش نہ آئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خاوند کو بیوی پر برتری دی ہے۔

③ اپنے آپ پر نظر ثانی کرے اور اپنے رویے پر غور وفکر کرے کہ آخر میرے ساتھ ایسا سلوک کیوں ہے جبکہ وہ دیگر معاملات میں بہت فیاض اور فراخ دل واقع ہوا ہے۔

④ اسے خوش رکھنے کی بھرپور کوشش کرے' امید ہے کہ ایسا کرنے سے اس کا دل بھی نرم ہو جائے گا اور اس کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آئے گا۔ واللہ اعلم!

وجودِ باری تعالیٰ کے اثبات پر دلائل

امام مسجد الحرام
فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر فیصل غزاوی حفظہ اللہ

مترجم: جناب محمد عاطف الیاس
نظرثانی: جناب حافظ یوسف سراج
تاریخ: 4 جمادی الثانی 1438ھ/3 مارچ 2017ء

حمد وثناء کے بعد:

توحید کی جڑ اور اس کی روح، اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہی ہے۔ ایمان ایسا کہ جس میں کوئی شک یا شبہ نہ ہو۔ بلکہ جو انسانی فطرت میں موجود توحید کو ثابت کرنے والے دلائل اور واضح نشانیوں کی بنا پر ہو۔

اللہ کے بندو! توحید کے دلائل تو بے شمار ہیں۔ خالقِ حقیقی کے وجود پر دلائل قائم کرنے کے بھی کئی طریقے ہیں۔ انسانی فطرت بھی اللہ تعالیٰ کے وجود کی ایک دلیل ہے اور یہ عظیم ترین اور مضبوط ترین دلیل ہے۔ ہر انسان اپنی فطرت کی بدولت ہی اللہ تعالیٰ کے وجود کو پہچانتا ہے۔ ہر شخص فطرتاً مکمل با اختیار اور ساری مخلوقات کو اپنے قبضے میں رکھنے والے خالق کا مطیع ہوتا ہے۔ اس حوالے سے اس کے دل میں فطرتاً کوئی شک موجود نہیں ہوتا اور نہ ہی شک پھیلانے والوں کا اس پر کوئی اثر ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے وجود کے کئی دلائل ہمارے سامنے آتے ہیں۔ جیسا کہ آفتوں کے وقت اللہ کا نام زبان پر آ جانا، مشکلات کے وقت دلوں کا اللہ کی طرف لپکنا، شدت کے وقت اللہ کی طرف متوجہ ہو جانا اور اسی سے دعائیں مانگنا۔ جب انسان کو کوئی مشکل پیش آتی ہے اور جب اس کے سامنے راستے بند ہو جاتے ہیں، تو ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے اوقات میں لوگ اللہ کی طرف لوٹ آتے ہیں، مصیبتیں ٹالنے کے لیے اسی کی طرف لپکتے ہیں، اسی خالق اور تخلیق کو شروع کرنے والے ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

یہ چیز تو جانوروں میں بھی ہوتی ہے۔ جانور جب پانی یا خوراک کی کمی محسوس کرتے ہیں یا جب وہ خطرہ محسوس کرتے ہیں تو وہ بھی سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھتے ہیں۔

انسان تو انسان، یہ چیزیں تو جانوروں کی طبیعت میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس فطرت کا ذکر قرآن کریم میں بھی آیا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

''جب سمندر میں تم پر مصیبت آتی ہے تو اُس ایک کے سوا دوسرے جن جن کو تم پکارا کرتے ہو، سب گم ہو جاتے ہیں، مگر جب وہ تم کو بچا کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو تم اُس سے منہ موڑ جاتے ہو، انسان واقعی بڑا ناشکرا ہے'' (اسراء)

اسی طرح فرمایا:

''اے محمدؐ! ان سے پوچھو، صحرا اور سمندر کی تاریکیوں میں کون تمہیں خطرات سے بچاتا ہے؟ کون ہے جس سے تم (مصیبت کے وقت) گڑگڑا کر اور چپکے چپکے دعائیں مانگتے ہو؟ کس سے کہتے ہو کہ اگر اس بلا سے تو نے ہم کو بچا لیا تو ہم ضرور شکرگزار ہوں گے؟ کہو، اللہ تمہیں اُس تکلیف سے اور ہر تکلیف سے نجات دیتا ہے تم پھر دوسروں کو اُس کا شریک ٹھہراتے ہو۔'' (انعام)

''جب سمندر میں تم پر مصیبت آتی ہے تو اُس ایک کے سوا دوسرے جن جن کو تم پکارا کرتے ہو، سب گم ہو جاتے ہیں، مگر جب وہ تم کو بچا کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو تم اُس سے منہ موڑ جاتے ہو، انسان واقعی بڑا ناشکرا ہے۔'' (اسراء)

اے بھائیو! اللہ تعالیٰ کی توحید کے دلائل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ ساری دنیا اللہ تعالیٰ ہی کی مخلوق ہے۔ جو شخص اس دنیا پر غور کرتا ہے اور اس کے پیچیدہ اور مضبوط نظام پر غور کرتا ہے، وہ جان لیتا ہے کہ اس دنیا کا ایک خالق ضرور ہے، جو با کمال قدرت والا، انتہائی حکیم، زندہ وجاوید اور اس کائنات کا نظام چلانے والا ہے۔ وہ ہمارا رب جلیل ہی ہے کہ جس نے ہر چیز کو بنایا اور خوب بنایا ہے۔ جس نے ہر مخلوق کو بڑی حکمت سے پیدا کیا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

''جس نے ہر چیز کو حکمت کے ساتھ استوار کیا ہے۔'' (نمل)

وہی عظیم وجلیل رب ہے کہ جس نے ہر چیز کو پہلی مرتبہ پیدا کیا ہے۔ وہی کائنات کو پیدا کرنے والا ہے کہ جو ہر چیز کو بغیر نمونے اور مثال کے پیدا کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اللہ ہر چیز کا خالق ہے۔'' (الزمر)

اے مسلمانو! اگر یہ شاندار کائنات بغیر کسی خالق ہی کے وجود میں آ سکتی تو پھر تو بہترین گھر بغیر مستری کے، کتابیں بغیر کسی لکھنے والے کے، سلے ہوئے کپڑے بغیر درزی کے اور بہترین زیور بغیر سنار کے بھی وجود میں آنا چاہئیں تھے! کیا یہ ہو سکتا ہے؟! نہیں! یہ تو ناممکن ہے اور ہر عقلمند شخص اسے ناممکن ہی کہے گا کہ کوئی چیز کرنے والے کے بغیر ہو جائے! تو بھلا سب سے بہترین خالق میں کیا کمی ہے کہ دوسروں کی تخلیق کو تو مانا جائے، مگر اس انوکھے خالق کا انکار کر دیا جائے، اس کی مخلوقات کے ذریعے سے اسے نہ پہچانا جائے اور اس کی بے مثال مخلوقات کا اعتراف ہی نہ کیا جائے؟!

یقیناً ظالموں کی ایسی باتوں سے اللہ تعالیٰ انتہائی بلند اور انتہائی پاکیزہ ہے۔

اگر انسانی عقل یہ قبول نہیں کرتی کہ کرنے والا نہ ہو مگر کام ہو جائے، تو پھر عقل یہ کیسے مان سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہی نہیں اور اس نے اس کائنات کو پیدا ہی نہیں کیا مگر کائنات موجود ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

''بھلا وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لیے آسمان سے پانی برسایا پھر اس کے ذریعہ سے وہ خوشنما باغ اگائے کہ جن کے درختوں کا اگانا تمہارے بس میں نہ تھا. کیا اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا خدا بھی (اِن کاموں میں شریک) ہے؟ (نہیں)، بلکہ یہی لوگ راہِ راست سے ہٹ کر چلے جا رہے ہیں۔ اور وہ کون ہے جس نے زمین کو جائے قرار بنایا اور اس کے اندر دریا رواں کیے اور اس میں (پہاڑوں کی) میخیں گاڑ دیں اور پانی کے دو ذخیروں کے درمیان پردے حائل کر دیے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی

(اِن کاموں میں شریک) ہے؟ نہیں، بلکہ اِن میں سے اکثر لوگ نادان ہیں۔ کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جبکہ وہ اُسے پکارے اور کون اس کی تکلیف رفع کرتا ہے؟ اور (کون ہے جو) تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور (یہ کام کرنے والا) خدا بھی ہے؟ تم لوگ کم ہی سوچتے ہو۔ اور وہ کون ہے جو خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں تم کو راستہ دکھاتا ہے اور کون اپنی رحمت کے آگے ہواؤں کو خوشخبری کی نوید دے کر بھیجتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی دُوسرا خدا بھی (یہ کام کرتا) ہے؟ بہت بالا و برتر ہے اللہ تعالیٰ اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ اور کون ہے جو تخلیق کی ابتدا کرتا اور پھر اس کا اعادہ کرتا ہے؟ اور کون تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی (اِن کاموں میں حصہ دار) ہے؟ ان سے کہو کہ تم لاؤ اپنی دلیل، اگر تم سچے ہو۔'' (النمل)

اللہ تعالیٰ کی توحید کی ایک دلیل جو قرآن کریم میں بھی بیان ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کو انسان کے لیے اور انسان کی خدمت کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ اس سے انسان کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی آسانی کا کتنا خیال رکھا ہے اور اس کی کتنی نگہبانی فرمائی ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

''اس نے زمین اور آسمانوں کی ساری ہی چیزوں کو اپنی رحمت خاص سے تمہارے لیے مسخر کر دیا، اِس میں بڑی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرنے والے ہیں'' (جاثیہ)

اسی طرح فرمایا:

''وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے زمین کی ساری چیزیں پیدا کیں، پھر اوپر کی طرف توجہ فرمائی اور سات آسمان استوار کیے اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے'' (بقرۃ)

اسی طرح فرمایا:

''کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ ہم نے زمین کو فرش بنایا اور پہاڑوں کو میخوں کی طرح گاڑ دیا۔ تمہیں (مردوں اور عورتوں کے) جوڑوں کی شکل میں پیدا کیا اور تمہاری نیند کو باعث سکون بنایا اور رات کو تمہارے لیے پردہ پوش بنایا اور دن کو معاش کا وقت بنایا۔ اور تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان قائم کیے۔ ایک نہایت روشن اور گرم چراغ پیدا کیا۔ بادلوں سے لگا تار بارش برسائی تا کہ اس کے ذریعہ سے غلہ، سبزہ اور گھنے باغ اگائے؟'' (النبا)

اس دلیل کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی بھی مخلوقات بنائی ہیں اور جنہیں ہمارے ماتحت فرمایا ہے اور ہماری ضرورت کے عین مطابق بنایا ہے، یہ ساری چیزیں بھی اللہ تعالیٰ ہی کی مخلوق ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

''(یہ لوگ نہیں مانتے) تو کیا یہ اونٹوں کو نہیں

''حقیقت یہ ہے کہ اللہ ہی ہے جو آسمانوں اور زمین کو ٹل جانے سے روکے ہوئے ہے، اور اگر وہ ٹل جائیں تو اللہ کے بعد کوئی دوسرا انہیں تھامنے والا نہیں ہے، بے شک اللہ بڑا حلیم اور درگزر فرمانے والا ہے'' (الفاطر)

دیکھتے کہ وہ کیسے تخلیق کیے گئے؟ آسمان کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے اٹھایا گیا؟ پہاڑوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے جمائے گئے؟ اور زمین کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے بچھائی گئی؟'' (الغاشیۃ)

اسی طرح فرمایا:

''کیا ان لوگوں نے آسمان و زمین کے انتظام پر کبھی غور نہیں کیا اور کسی چیز کو بھی جو خدا نے پیدا کی ہے آنکھیں کھول کر نہیں دیکھا؟ اور کیا یہ بھی انہوں نے نہیں سوچا کہ شاید اِن کی مہلت زندگی پوری ہونے کا وقت قریب آ لگا ہو؟ پھر آخر پیغمبر کی اس تنبیہ کے بعد اور کونسی بات ایسی ہو سکتی ہے جس پر یہ ایمان لائیں؟'' (الاعراف)

اللہ رب العالمین کی توحید کی ایک دلیل تقدیر بھی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

''اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کی ایک تقدیر مقرر کی۔'' (الفرقان)

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو ایک مقررہ مقدار اور خاص نظام کے تحت پیدا فرمایا ہے، ہر چیز کو مناسب جگہ پر رکھا ہے اور مناسب مخلوق کے ساتھ جوڑا ہے۔ اس کی تخلیق میں نہ کوئی کمی ہے اور نہ کوئی غلطی۔

دیکھیے! یہ سات آسمان کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے بہترین طریقے سے بنایا ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی واضح دلیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''قسم ہے مختلف راستوں شکلوں والے آسمان کی'' (ذاریات: 7)۔ اس آیت کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ بہترین طرح سے بنائے جانے والے آسمان کی قسم ہے۔

اسی طرح فرمایا:

''وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں کو ایسے سہاروں کے بغیر قائم کیا جو تم کو نظر آتے ہوں'' (رعد: 2)۔

اسی طرح فرمایا:

''حقیقت یہ ہے کہ اللہ ہی ہے جو آسمانوں اور زمین کو ٹل جانے سے روکے ہوئے ہے، اور اگر وہ ٹل جائیں تو اللہ کے بعد کوئی دوسرا انہیں تھامنے والا نہیں ہے، بے شک اللہ بڑا حلیم اور درگزر فرمانے والا ہے'' (الفاطر)

توحید باری تعالیٰ کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ انسان کے اندر کئی انوکھی اور نرالی چیزیں ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کی حکمت واضح کرتی ہیں۔ یہ چیزیں کئی طرح کی ہیں:

جیسا کہ انسانوں کی کوئی زبان ایسی نہیں کہ جس میں اللہ تعالیٰ کا نام نہ ہو۔ زبان تو انسان کے افکار اور احساسات بیان کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے۔ ہر زبان میں اللہ تعالیٰ کا نام موجود ہونا اس چیز کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود کا علم گویا انسان کے دل پر لکھا ہوا ہے۔

اسی طرح انسان کے اندر ادب کا عنصر موجود ہونا، ضمیر کی وہ صلاحیت ہونا کہ جو بھلائی کا حکم دیتی ہے، بھلائی کی تحسین کرتی ہے، برائی سے روکتی ہے، اس پر ملامت بھی کرتی ہے۔ یہ ضمیر بھی خالق کے بغیر پیدا نہیں ہوا، بلکہ اس کا بھی ایک خالق ہے جس نے اسے بنایا ہے۔

اسی طرح انسانوں کی شکلوں اور صورتوں کا مختلف ہونا۔ فرمان الٰہی ہے:

''اُس ذات کی قسم جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا''

(دلیل)

ایک ہی طرح کے خلیوں سے کبھی لڑکا اور کبھی لڑکی بننا اس چیز کی دلیل ہے کہ اس نظام کو وضع کرنے والا مکمل طور پر جانتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے اور اپنے تمام اعمال میں وہ انتہائی باحکمت ہے۔

اسی طرح انسانی نفس، اس کی تخلیق، اس کے اعضا کی ہم آہنگی پیدا کرنے والے کی عظیم قدرت کی دلیل ہیں۔فرمایا:

''اور خود تمہارے اپنے وجود میں اس کی نشانیاں ہیں کیا تم کو سوجھتا نہیں؟'' (الذاریات)

اپنے نفس پر غور وفکر کرنا ہمیں زیب دیتا ہے' کہا جاتا ہے: ''اپنے ہی بارے میں سوچتے رہو! یہی تمہارے لیے کافی ہے۔''

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد:

اگر اللہ تعالیٰ کو صحیح طرح پہچان لیا جائے تو انسان اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جاتا ہے، بلکہ اللہ کی پہچان سے تو ایمان بڑھتا بھی ہے اور پختہ بھی ہو جاتا ہے اور اگر اللہ کی پہچان انسان کے دل میں بیٹھ جائے تو اس کا نتیجہ اللہ تعالیٰ کی توحید، اطاعت گزاری، خشیت، ڈر، امید اور بھروسے کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

اے بھائیو! اللہ تعالیٰ نے کائنات میں اپنی وحدانیت اور قدرت کی کئی دلیلیں رکھی ہیں۔کتنا ہی اچھا ہو کہ ہم کائنات کے نظام پر غور وفکر کریں۔

زمین کے گلستانوں پر غور کریں اور دیکھیں کہ حقیقی بادشاہ نے کتنی خوبصورتی سے چیزیں بنائی ہیں۔

یہ چاندی نما چشمے، یہ سونا نما پھول! جو لمبے گھنے درختوں پر اللہ کی وحدانیت کا اعلان کرتے ہیں۔

ایک دیہاتی سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے وجود کی کیا دلیل ہے؟ تو اس نے کہا: ''مینگنی سے اونٹ کا پتا چلتا ہے اور قدموں کے نشان چلنے والے کا پتا دیتے ہیں۔تو بھلا یہ راستوں والا آسمان، ہموار جگہوں والی یہ زمین، موجوں والے یہ سمندر! کیا یہ سب کسی علم رکھنے والے باخبر پر دلالت نہیں کرتے؟''

میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ کے متعلق آگاہی دو طرح کی ہے۔

ایک یہ کہ انسان اس کی وجود کا اقرار کرے۔اس میں مسلمان اور غیر مسلمان، نیک اور بد بخت ایک جیسے ہیں۔فرمان الٰہی ہے:

''اے نبی! لوگوں کو یاد دلاؤ وہ وقت جبکہ تمہارے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی سب نسل کو نکالا تھا اور انہیں خود ان کے اوپر گواہ بناتے ہوئے پوچھا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا ضرور آپ ہی ہمارے رب ہیں، ہم اس پر گواہی دیتے ہیں یہ ہم نے اس لیے کیا کہ کہیں تم قیامت کے روز یہ نہ کہہ دو کہ ہم تو اس بات سے بے خبر تھے'' (اعراف: 271)۔

اسی طرح فرمایا:

''اگر تم ان سے پوچھو کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے تو یہ خود کہیں گے کہ اللہ نے! پھر کہاں سے یہ دھوکا کھا رہے ہیں'' (زخرف: 78)۔

دوسرا یہ کہ انسان اللہ تعالیٰ کو یوں جانے کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی حیا آ جائے، اللہ سے اسے محبت پیدا ہو جائے اور اللہ سے تعلق مضبوط ہو جائے۔انسان اس سے ملنے کے لیے بے تاب ہو جائے، اس سے ڈرنے لگے اور اس کی طرف رجوع کرنے لگے، اس سے باتیں کرنے میں مسرت محسوس کرنے لگے اور مخلوق سے بے تعلق ہونے لگے۔یہ وہ آگاہی ہے کہ جس میں لوگ اتنی قسموں اور شکلوں میں بٹ چکے ہیں کہ اللہ ہی ان کا شمار کرسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو خوب جاننے والے نبی ﷺ نے فرمایا تھا: ''میں تو تیری تعریف اس طرح نہیں کر سکتا کہ جس طرح تیری تعریف کرنے کا حق ہے۔تو ہی اپنی حمد خود بیان کر سکتا ہے''

رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی بتایا ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ انہیں ایسی حمد سجھائے گا کہ جو پہلے انہیں معلوم نہ تھی۔

اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ کی آگاہی کے ذریعے سے انسان کے لیے دو اہم دروازے کھلتے ہیں۔ایک قرآن کریم کی آیات پر تدبر اور غور وفکر کا دروازہ تا کہ انسان کے لیے اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول ﷺ کے متعلق صحیح فہم حاصل ہو سکے۔دوسرا دروازہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں غور وفکر، تدبر اور اس کی حکمت پر غور کرنے کا دروازہ ہے جس کے ذریعے انسان کو اللہ کی قدرت، مہربانی، احسان، عدل اور انصاف کا اندازہ ہوتا ہے۔

ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ پر، ان کی عظمت، ان کے کمال پر اور اللہ تعالیٰ کی انفرادیت پر اور ان کا مخلوق اور احکام سے تعلق پر غور کرنا۔اس طرح غور کرنے سے انسان کو اللہ تعالیٰ کے احکام کی سمجھ آ جاتی ہے، تقدیر کی سمجھ آ جاتی ہے، دینی مسائل کے بارے میں سمجھ حاصل ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے عمومی احکام کے بارے میں بھی سمجھ حاصل ہو جاتی ہے۔

اے مسلمانو! ہماری امت کو آج سب زمانوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے بارے میں آگاہی پھیلانے کی ضرورت ہے۔آج ہمیں اپنی مسجد میں یہ علم پھیلانے کی، اپنے نصابوں میں اسے عام کرنے کی، اپنے بچوں کو اس کے مطابق تربیت دینے کی انتہائی ضرورت ہے، تا کہ ہمارے مسلمان معاشرے کو اور ہمارے تعلیمی اداروں کو لادینیت سے بچایا جا سکے جو ہمارے معاشرے میں گھستی چلی آ رہی ہے تا کہ مادہ پرستوں کا مقابلہ بھی ہو سکے اور ان کے شکوک وشبہات کو واضح دلائل اور کھلی نشانیوں کے ساتھ رد بھی کیا جا سکے۔

یہ اس لیے بھی لازمی ہے کہ بعض مسلمانوں کے دلوں میں آنے والے شکوک وشبہات کا بھی ازالہ ہو سکے اور شیطان کے پیدا کردہ افکار اور بے بنیاد تصورات بھی درست ہو سکیں۔

اے اللہ! مسلمانوں کی پریشانیاں دور فرما دے! اے اللہ! کمزوروں کی مصیبتیں ٹال دے! شام، عراق، برما، یمن اور ہر جگہ مسلمانوں کی مدد فرما! اے اللہ! ان کا مددگار اور معاون بن جا، ان کی تائید کرنے والا اور مددگار بن جا! اے اللہ! انہیں سربلندی اور غلبہ نصیب فرما۔آمین!

......✿✿✿......

امامِ کعبہ کی مرکز اہل حدیث تشریف آوری

تحریر: جناب مولانا محمد ابرار ظہیر

خوبصورت اور وجیہہ چہرہ، کشادہ پیشانی اور سرمئی آنکھیں، گلاب کی پنکھڑی جیسے ہونٹ اور پتیوں جیسے رخسار، دل موہ لینے الی دھیمی مسکراہٹ اور شرمیلی نگاہیں، بزرگوں کے احترام اور جوانوں سے محبت کا ترجمان لہجہ، امت کے درد میں ڈوبے ہوئے الفاظ اور اتحاد امت کی دلی خواہش کا زبان سے اظہار.......... یہ ہیں بیت اللہ کی امامت کے منصب پر فائز عظیم شخصیت الشیخ الدکتور صالح بن محمد بن ابراہیم آل طالب حفظہ اللہ۔

اخبارات میں چھپنے والی تصاویر سے کہیں زیادہ خوبصورت اور باوقار دکھائی دینے والی اس شخصیت کی زیارت کا موقع قائدین جمعیت حضرت الامیر پروفیسر ساجد میر، ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم اور سینئر نائب امیر مرکزیہ الشیخ علی محمد ابو تراب نے مرکز اہل حدیث میں فراہم کیا۔ جی ہاں یہ 10 اپریل تھی جب صبح ہی صبح بہت سے احباب جماعت حضرت الامام کی محبت دل میں سمائے مرکز میں موجود تھے۔ یوں تو ہر پاکستانی بلکہ ہر مسلمان ہی ائمہ حرم کی محبت سے دلوں کو معمور رکھنا اپنے ایمان کی نشانی سمجھتا ہے مگر اہل حدیث اس حوالے سے سب سے منفرد ہوتا ہے۔ ہر اہل حدیث کے دل میں ائمہ حرم کی محبت بے کنار موجود ہوتی ہے، نظریہ وعقیدہ اور منہج وفکر کی یکسانیت نے اس محبت کو دو آتشہ نہیں بلکہ چہار آتشہ کر رکھا ہوتا ہے۔ یہی محبت آج ہر جوان و بزرگ جماعتی ذمہ داران یوتھ فورس اور اے ایس ایف سمیت جمعیت اساتذہ اور دیگر ذیلی تنظیمات کے عہدے داران و کارکنان کے چہروں سے چھلک رہی تھی۔ نوجوانوں نے سکیورٹی کے انتظامات سنبھال رکھے تھے۔ اسٹیج پر ڈاکٹر عبدالغفور راشد صاحب مہمانوں سے محو گفتگو تھے اور انہیں شیخ محترم کی آمد سے متعلق آگاہ کر رہے تھے۔

امام صاحب کے مرکز اہل حدیث میں تشریف لانے پر امیر محترم علامہ پروفیسر ساجد میر، ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم، سینئر نائب امیر الشیخ علی محمد ابوتراب، مولانا عبد المالک مجاہد، حاجی عبدالرزاق، امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبد الستار حامد، ایڈیشنل سیکرٹری جنرل جناب رانا شفیق خان پسروری اور دیگر قائدین نے امام حرم کا پرجوش استقبال کیا، انہیں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا گیا اور سب سے پہلے انہیں میٹنگ ہال میں لے جایا گیا جہاں ابتدائی مہمان نوازی کے بعد انکی جماعتی عہدیداران سے تعارفی نشست ہوئی اور جماعتی خدمات پر مختصر بریفنگ دی گئی۔

پاکستان اور سعودی عرب کو آج تخریب کاری اور دہشتگردی کا سامنا ہے۔ یہ دشمنان اسلام کی منصوبہ بندی ہے۔ وہ امت اسلامیہ کے قوت کے سرچشموں کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن جب تک ہم کتاب وسنت اور اپنی قوت کے سرچشموں سے جڑے ہوئے ہیں، ان کی خواہش کبھی پوری نہیں ہوسکتی۔

پھر مرکز کی دوسری منزل پر جماعت کے شیوخ الحدیث اور سینئر علماء سے ملاقات کیلئے حضرت الامام کو لے جایا گیا، شیوخ الحدیث اور بزرگ علماء نے امام حرم کا استقبال کیا' ان کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا، فضیلۃ الشیخ حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ نے امام حرم کو جماعت کے دعوتی و تبلیغی امور پر مختصر بریفنگ دی۔ وفاق المدارس السلفیہ اور اس کے ماتحت اداروں کی کارکردگی بھی بیان کی جس پر حضرت الامام نے شیوخ الحدیث سے ملاقات کو خوشگوار اور یادگار لمحہ قرار دیا۔ اپنے انتہائی مختصر خطاب میں معزز مہمان نے علماء کی ذمہ داریاں، دعوت الی اللہ کی اہمیت وضرورت اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کیلئے علماء کے کردار پر بات کی۔ اس کے بعد حضرت الامام کو پیغام ٹی وی کے سٹوڈیوز کا دورہ کروایا گیا جناب حافظ ندیم احمد خلیل نے انہیں سٹوڈیو کے بارے میں مختصر بریفنگ بھی دی، آڈیو سیکشن میں حضرت الامام کی آواز میں تلاوت قرآن کی ریکارڈنگ اور پھر پیغام ٹی وی کیلئے ایک مختصر مگر یادگار انٹرویو فضیلۃ الشیخ حضرت قاری صہیب احمد میر محمدی نے لیا۔ اس انٹرویو کے مختصر نکات کچھ اس طرح ہیں "پیغام ٹی وی کا اور اس کے ساتھ تعاون کرنے والے دیگر ٹی وی چینلز کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یقینا پاکستان کے عوام کے ساتھ اور دنیا کے دوسرے حصوں میں ٹی وی دیکھنے والے اپنے بھائیوں کے ساتھ رابطہ بحال کرنے کا یہ ایک سنہری موقع ہے۔

یقینا پاکستان عالم اسلام کا ایک بڑا عظیم اور اہم ترین ملک ہے۔ اس ملک کے حکمرانوں، علما اور عوام کے ساتھ رابطہ قائم رکھنا تو بے حد ضروری ہے۔ ہمارا دین بھی ایک ہے اور ہمارا قبلہ بھی ایک ہے۔ دین اسلام کے ان اہم مقاصد کو پورا کرنے کے لیے اس وزٹ کا حکم نامہ جاری ہوا۔ اس وزٹ کا ایک مقصد امن وسلامتی، وسطیت اور اعتدال کا فروغ۔ انتہا پسندی، دہشتگردی، غلو اور فرقہ واریت میں کمی کرنا ہے۔ سعودی عرب ان بیماریوں سے خود بھی دور رہتا ہے اور دوسروں کو بھی ان سے دور رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ عصبیت، غلو، فرقہ واریت اور اختلاف پیدا کرنے والی دیگر برائیوں سے دور رہنے میں ہی بہتری ہے۔ لڑائیوں، جھگڑوں اور دہشتگردی سے معاشرے کی اقتصادی ترقی مفلوج ہو جاتی ہے۔ ان ہی کی وجہ سے ملک کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سعودی عرب اسلام کا حقیقی پیغام ساری دنیا تک پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ پیغام جو امن وسلامتی کا، عقیدہ اور حق کا، عدل اور توحید کا، اتحاد اور اتفاق کا، محبت اور بھائی چارے کا پیغام ہے۔

پاکستان اور سعودی عرب کو آج تخریب کاری اور دہشتگردی کا سامنا ہے۔ یہ دشمنان اسلام کی منصوبہ بندی ہے۔ وہ امت اسلامیہ کے قوت کے سرچشموں کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن جب تک ہم کتاب وسنت اور اپنی قوت کے سرچشموں سے جڑے ہوئے ہیں، ان کی خواہش کبھی پوری نہیں ہوسکتی۔

یقینا علما انبیا کے وارث ہیں۔ لوگ ان کی طرف احترام بھری نظروں سے دیکھتے ہیں اور یہی سمجھتے ہیں کہ علما کی ہر بات شرعی علم اور سمجھداری کی بنا پر ہوتی ہے۔ چنانچہ

علما کی ذمہ داری بڑی اہم ہے اور خاص طور پر امت پر آنے والی آزمائشوں کے وقت ان کی ذمہ داری اور بڑھ جاتی ہے۔ پاکستان اور سعودی عرب کو آج تخریب کاری اور دہشتگردی کا سامنا ہے۔ یہ دشمنان اسلام کی منصوبہ بندی ہے۔ وہ امت اسلامیہ کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن جب تک ہم کتاب وسنت پر کاربندرہیں گے وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث کی بنیاد کتاب اللہ اور سنت رسول پر رکھی گئی تھی۔ یہ تقوی کی بنیاد پر بنائی گئی ہے اور جو چیز تقویٰ کی بنیاد پر بنائی جائے وہ کامیاب ہو کر رہتی ہے۔ مجھے جمعیت کی سرگرمیاں دیکھ کر بڑی خوشی ہوتی ہے، میں اس کے علما کی بڑی قدر کرتا ہوں۔ اس کے کچھ علما تو اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں، اللہ ان پر رحم فرمائے! کچھ علما زندہ بھی ہیں۔ فوت شدگان کیلئے میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور رحمت کی اور جو زندہ ہیں ان کے لیے توفیق کی دعا کرتا ہوں"۔

پھر امام محترم کو مرکزی جمعیت اہل حدیث کے سوشل میڈیا ڈیپارٹمنٹ میں لے جایا گیا جہاں سوشل میڈیا ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ جناب پروفیسر عاصم حفیظ نے انہیں سوشل میڈیا پر جماعتی کارکردگی کی بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ سوشل میڈیا پر جماعت کے جتنے بھی اکاؤنٹس ہیں وہاں لاکھوں افراد روزانہ کی بنیاد پر وزٹ کرتے ہیں اور منہج قرآن وسنت سے روشنائی حاصل کرتے ہیں، حضرت الامام نے یہ سن کر خوشی کا اظہار فرمایا۔ پھر وہ لمحہ بھی آیا جس کا سبھی شرکاء کو انتظار تھا۔ مہمان مکرم علماء کنونشن میں شرکت کیلئے تشریف لا رہے ہیں سٹیج پر امیر مرکزیہ پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد، جناب حاجی عبدالرزاق، سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ جلوہ افروز تھے، جیسے ہی امام محترم کی تشریف آوری کا اعلان ہوا تو سٹیج سے اھلا وسھلا مرحبا کے نعرے گونج اٹھے۔ اپنی مسند پر رونق افروز ہونے سے پہلے امام حرم نے امیر محترم کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے اور لہرانے لگے۔ امام کعبہ کے دائیں جانب ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم، سینیٹر طلحہ محمود، مکتب الدعوہ کے سابق ڈائریکٹر الشیخ محمد بن سعد الدوسری، جناب حاجی عبدالرزاق، فضیلۃ الشیخ ابو متعب اور مولانا محمد نعیم بٹ تشریف فرما تھے تو دوسری امیر محترم کے ساتھ والی نشست پر سینئر نائب امیر الشیخ علی محمد ابوتراب، امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد، الشیخ عبد المالک مجاہد رونق افروز مجلس ہوئے۔ سامنے اکابرین وقائدین، شیوخ الحدیث، سینئر علماء اور کارکنان تشریف فرما تھے۔

علماء کنونشن کے باقاعدہ آغاز کیلئے جناب قاری نوید الحسن لکھوی کو دعوت دی گئی۔ تلاوت کے بعد جناب رانا شفیق خان پسروری نے نقابت کی ذمہ داری سنبھالی اور جناب ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ کو استقبالیہ کلمات کیلئے دعوت دی۔ جناب ناظم اعلیٰ نے معزز مہمان کیلئے فصیح عربی زبان اور پاکستانی سامعین کیلئے اردو زبان میں کلمات استقبال ادا کیے جن کا مفہوم کچھ ایسا تھا کہ "امام کعبہ کا یہاں آنا ہمارے لیے بڑے اعزاز کی بات ہے۔ ہم امام حرم کو ان کے فکری اور ہم عقیدہ و ہم منہج بھائیوں کے درمیان خوش آمدید کہتے ہیں۔ پاکستان کے

مرکزی جمعیت اہل حدیث کی بنیاد کتاب اللہ اور سنت رسول پر رکھی گئی تھی۔ یہ تقوی کی بنیاد پر بنائی گئی ہے اور جو چیز تقویٰ کی بنیاد پر بنائی جائے وہ کامیاب ہو کر رہتی ہے۔ مجھے جمعیت کی سرگرمیاں دیکھ کر بڑی خوشی ہوتی ہے، میں اس کے علما کی بڑی قدر کرتا ہوں۔

سارے مسلمان عموماً اور بالخصوص پاکستان بھر کے اہل حدیث امام حرم کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم سب تحفظ حرمین کیلئے حکومت خادم الحرمین کے تمام اقدامات کی مکمل تائید وحمایت کرتے ہیں، ہم سعودی حکومت رشیدہ کے مؤید ومعاون ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث نے اس سلسلے میں اب تک دسیوں کانفرنسیں اور جلسہ ہائے عام کیے ہیں جن میں اہل سنہ کی تمام جماعتوں کے نمائندہ حضرات شریک ہوئے یوں عوام الناس کی ذہن سازی کی گئی، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ہم نے حکومت خادم الحرمین پر کوئی احسان نہیں کیا بلکہ اپنا فرض ادا کیا ہے اور آئندہ بھی ہمیشہ مملکت توحید وسنہ کی حفاظت اور اس کی تائید ونصرت ہمارا مشن ہوگی۔ ناظم اعلیٰ نے مزید فرمایا کہ امام کعبہ کے دورہ پاکستان سے دونوں ممالک کے درمیان خوشگوار اور مثالی تعلقات میں مزید مضبوطی پیدا ہوگی اور روحانی رشتوں کو مزید جلا ملے گی۔ انہوں نے امام کعبہ کو جماعت کی تبلیغی، دعوتی، ابلاغی اور فلاحی سرگرمیوں کے متعلق بریفنگ بھی دی جسے معزز مہمان نے خوب سراہا اور کہا کہ دینی قوتوں کو جدید ذرائع ابلاغ اسلام کی نشر واشاعت کے لیے استعمال میں لانا چاہئیں تاکہ اسلام کا روشن اور پرامن پیغام پوری دنیا تک جائے۔

ناظم اعلیٰ صاحب کے بعد امیر محترم تشریف لائے، آپ نے فرمایا کہ "سب سے پہلے میں امام حرم کا شکرگزار ہوں کہ وہ مرکز اہل حدیث تشریف لائے، یقیناً وہ اپنوں کے درمیان آئے ہیں، فکری ہم آہنگی اور عقیدہ ومنہج میں اشتراک ہماری محبتوں کو خالص اللہ کیلئے کرتا ہے، امیر محترم نے امام صاحب کے ذریعے خادم الحرمین الشریفین کو یقین دلایا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے تمام بزرگ ونوجوان، علماء، اہل حدیث یوتھ فورس سمیت اس جماعت کی تمام ذیلی تنظیمات حکومت خادم الحرمین کو اپنے تعاون وتائید کا یقین دلاتے ہیں اور ہم یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس کرتے ہیں کہ حرمین شریفین کی حفاظت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ اس لیے ہم اسکی حرمت پر اپنی جان قربان کرنا سعادت سمجھتے ہیں۔ امیر محترم نے مزید کہا کہ ہم حکومت خادم الحرمین کی حجاج ومعتمرین اور اسلام وعالم اسلام سمیت انسانیت کیلئے خدمات پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں"۔

امام حرم کو خطاب کی دعوت دینے سے پہلے امیر محترم نے انہی کے مسجد الحرام میں میں دیئے گئے 33 خطبات پر مشتمل ایک کتاب انہیں بطور تحفہ پیش کی جس کا اردو ترجمہ پیغام ٹی وی کے شعبہ ریسرچ نے کیا اور مرکزی جمعیت اہل حدیث نے اسے شائع کیا۔ امام محترم نے اس کتاب کو دیکھ کر از حد خوشی کا اظہار بھی کیا اور قائدین جمعیت کا شکریہ بھی ادا کیا۔

اب سب سے آخر میں آج کے معزز مہمان، کروڑوں مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن، بیت اللہ الحرام کے امام وخطیب فضیلۃ الشیخ الدکتور صالح بن محمد بن ابراہیم آل طالب کو دعوت خطاب دی گئی، عوام کے جذبات نعروں کی شکل میں متشکل ہوئے۔ چنانچہ معزز مہمان مائیک پر تشریف لائے۔ امام محترم نے خطبہ مسنونہ پڑھا اور فرمایا کہ "ہمارے لئے بڑی مسرت اور خوشی کی بات ہے کہ میں آج ایسے لوگوں کے درمیان ہوں جن کو

اہل حدیث کہا گیا اور اہل حدیث ہی اصل میں آل النبی ہیں، اور اللہ کے رسول کے سچے محب ہیں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں اس محبت کو برقرار رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور روز قیامت ہمیں اپنے محبوب کے ساتھ جمع فرمائے“۔ امام حرم نے مزید فرمایا کہ ”ہمارا تعارف ہے، ہی قرآن کے ساتھ، مسلمانوں کی عزت و شرف اگر اللہ نے رکھا ہے تو قرآن کے ساتھ رکھا ہے، حدیث کے ساتھ رکھا ہے، اور یہی اہل حدیث کا سچا مذہب ہے اور اہل حدیث ہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ ایسے لوگ ہیں جن کے چہرے روز قیامت حدیث کی محبت کی وجہ سے روشن ہوں گے“۔ ”یہ امت سند کی امت ہے، میں اس پلیٹ فارم سے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت نے رسول اللہ ﷺ اور پھر صحابہ وتابعین کے ذریعے ہم تک جو دین پہنچایا ہے وہ صحیح سند سے پہنچا ہے اور یہی کسی صحیح دین کی دلیل ہوتی ہے کہ اس کی ہر بات صحیح سند سے ثابت ہو“۔ ”صحابہ کرام کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فیصلے کے مطابق ایسے علماء دنیا میں بھجوائے جو صحیح اور غلط کا فرق پیش کرتے ہیں اور خرافات وبدعات سے امت کو محفوظ رکھتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو حدیث پڑھنے پڑھانے والے ہیں اور انہیں اللہ نے ہی اس کام کیلئے چنا ہے“۔ امام حرم نے فرمایا کہ ”سنت ہی اصل نور ہے اور سب سے بڑا وہ شخص ہے جسے اللہ نے یہ نور دیا ہے یہ وہی ہے جس کے سینے میں حدیث کی محبت ہے“۔ ”سب سے زیادہ مخالفت انہیں لوگوں کی کی گئی ہے اور اس لئے کی گئی ہے تاکہ دنیا سے سنت کا نور مٹایا جا سکے لیکن اس نور کی حفاظت کرنے والا اللہ ہے یہ کبھی مٹایا نہیں جا سکے گا“۔

امام حرم نے فرمایا: ”میرا جی چاہتا ہے کہ میں ان لوگوں کا شکریہ ادا کروں خصوصاً حکومت پاکستان اور بالخصوص مرکزی جمعیت اہل حدیث کے رئیس سماحۃ الشیخ پروفیسر ساجد میر، حافظ عبد الکریم بخش اور الشیخ علی محمد ابوتراب اور ان تمام علماء کا جنہوں نے واقعتاً یہ ثبوت دیا ہے کہ ہم اللہ و رسول ﷺ سے سچی محبت کرتے ہیں اور حرمین شریفین کے دفاع کیلئے ہر چیز قربان کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں“۔ ”آپ سب جانتے ہیں کہ دہشت گردی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں لیکن اس کے باوجود پوری دنیا مسلمانوں کو بدنام کر رہی ہے اور ساری دنیا جانتی ہے کہ مملکت سعودیہ اور پاکستان دو ایسی مملکتیں ہیں جو سب سے زیادہ دین کو بلند کرنے والی ہیں، اسی لئے وہ لوگ جو اصل دہشت گرد ہیں وہ انہی دونوں مملکتوں کو نشانہ بنا رہے ہیں، اللہ ان کی حفاظت فرمائے“۔ آپ نے مزید کہا کہ ”دشمنان اسلام جانتے ہیں کہ اگر سعودی عرب اور پاکستان کے تعلقات مضبوط ہیں اور اگر یہ دونوں مملکتیں مضبوط ہوں گی تو دین مضبوط ہوگا۔ اسی لئے انہوں نے انہی دونوں مملکتوں کو نشانہ پر رکھا ہے تاکہ دین کو نقصان پہنچایا جا سکے اور ان دونوں کے اتحاد سے دین کی شان بلند نہ ہو جائے“۔ ”یاد رکھیے کہ جب تک ہم نے قرآن وسنت کو تھامے رکھا اور اتحاد واتفاق کے ساتھ اس مشن پر گامزن رہے تو دنیا کی کوئی طاقت ہمارا کوئی نقصان نہیں کر سکتی“۔

امام کعبہ نے فرمایا کہ ”یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ حکومت سعودیہ اور وہاں کے باسی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ حکومت پاکستان اور خصوصاً مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اس کے عمائدین نے ایسی قربانیاں پیش کی ہیں اور ہمیشہ تیار ہیں کہ دفاع حرمین کیلئے سب کچھ قربان کر دیں اور اس بات پر بھرپور طریقے سے آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں“۔ ”میں ایک بار ان جذبات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے دورہ پاکستان میں حکومت، عوام، علماء اور خصوصاً مرکزی جمعیت اہل حدیث سے جو محبت پائی ہے وہ کبھی نہیں بھول پاؤں گا، اللہ رب العزت اس محبت کو قبول فرمائے اور آپ سب لوگوں کے درجات کو بلند فرمائے اور جس طرح ہم یہاں جمع ہوئے ہیں اسی طرح ہمیں اللہ جنت میں جمع فرمائے“۔ امام حرم نے اپنے خطاب کے آخر میں یمن، شام، کشمیر، فلسطین، برما اور دیگر ممالک کے مظلوم مسلمانوں کی آزادی اور ان کی کامیابی کیلئے دعا کی۔ جن ممالک میں جنگ ہو رہی ہے وہاں جنگ کے خاتمے کی پرخلوص دعا کی، پاکستان اور سعودی عرب کی سلامتی کے تحفظ کی دعا بھی کی اور علماء امت کیلئے دعا فرمائی۔ پروگرام کے آخر میں قائدین مرکزیہ نے معزز ومحترم مہمان کی خدمت میں یادگاری شیلڈ، تلوار اور کتب کا تحفہ بھی پیش کیا۔

آخر میں تمام شرکاء کو کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے بعد نماز ظہر کا وقت ہو چکا تھا۔ امام صاحب نے نماز ظہر کی امامت کروائی۔ ظہر کے بعد قائدین نے امام حرم اور ان کے ہمراہ وفد کو نیک تمناؤں کے ساتھ الوداع کیا۔ یوں ایک تاریخ ساز اور یادگار پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہماری جماعت کو ہر لحاظ سے اور ہر میدان میں کامیابیاں نصیب فرمائے۔

ضروری اعلان

⊙ احباب جماعت اس اعلان پر خوش ہوں گے کہ ادارہ ”اہل حدیث“ ممتاز عالم دین، سینئر نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان اور خطیب مرکز اہل حدیث اسلام آباد حضرت علامہ عبدالعزیز حنیف a کی حیات وخدمات پر ایک خصوصی اشاعت کا اہتمام کر رہا ہے۔ اہل قلم اپنے مضامین، نظم ونثر اور ان سے وابستہ یادیں اور جماعتی واقعات بھیج کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ رابطہ: رانا محمد شفیق خاں پسروری 0300-4655411

پنجاب کابینہ وعاملہ کا مشترکہ اجلاس

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کی کابینہ وعاملہ کا مشترکہ اجلاس 23 اپریل 2017ء بروز اتوار صبح 10 بجے تا 1 بجے دوپہر مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور میں زیر صدارت پروفیسر حافظ عبدالستار حامد امیر پنجاب منعقد ہو رہا ہے۔ آپ سے استدعا ہے کہ مقررہ وقت سے قبل ہی دفتر تشریف لے آئیں تاکہ اجلاس کا آغاز واختتام بروقت ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین یارب العالمین!

ایجنڈا: (۱) تلاوت قرآن مجید وسابقہ اجلاس کی کارروائی کی توثیق۔ (۲) ساتویں ڈویژنل کانفرنس کی تاریخ ومقام کا تعین۔ (۳) صوبائی شعبہ جات کو مزید فعال بنانے کا طریق کار۔ (۴) تنظیمی وتبلیغی امور۔ (۵) اضلاع کی سطح پر تنظیمی دوروں اور اجلاسوں کا شیڈول۔ (۶) دینی مدارس میں طلبہ کنونشنز کے انعقاد پر غور۔ (۷) مالیاتی امور۔ (۸) دیگر امور باجازت صدر اجلاس۔ ..... نوٹ: ..... اطلاع نہ ملنے کی صورت میں اسی کو دعوت نامہ تصور کریں۔ شکریہ..... (میاں محمود عباس..... ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب۔ 0300-4473973)



سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا مانگی تھی' جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے:

''اے اللہ! مجھے بعد میں آنے والے لوگوں میں اچھی ناموری اور شہرت عطا فرما۔'' (الشعراء:۸۴)

مطلب یہ ہے کہ میں اس عالم رنگ وبو میں ایسے اچھے کام کر سکوں کہ بعد میں آنے والے لوگ میرا ذکر اچھے الفاظ میں کریں۔ چنانچہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی مذکورہ دعا حرف بحرف پوری ہوئی۔ دنیا کے اکثر اہل مذاہب انہیں اپنا دینی پیشوا تسلیم کرتے ہیں اور ان کی خدمات کی بناء پر انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ اسی طرح امام بخاری رحمہ اللہ کو ہم سے رخصت ہوئے صدیاں بیت گئی ہیں لیکن اپنی دینی خدمات کی وجہ سے وہ آج بھی زندہ وتابندہ ہیں۔ آج کل دینی مدارس میں تکمیل بخاری کی تقریبات منعقد کی جا رہی ہیں یہ آپ کی ہی باقیات صالحات کی علامت ہیں یہ وہی [لسان صدق] ہے جس کا قرآن کریم نے ذکر کیا ہے' ایک عربی شاعر نے کہا ہے:

اخو العلم حی خالد بعد موته
واوصاله تحت التراب رميم
وذو الجهل ميت وهو ماش على الثرى
يظن من الاحياء وهو عديم

''صاحب علم مرنے کے بعد بھی زندہ وجاوید ہے جبکہ اس کی ہڈیاں زمین کے اندر ریزہ ریزہ ہو چکی ہیں۔ اس کے برعکس جاہل انسان مردہ ہے جبکہ وہ زمین پر گھوم رہا ہوتا ہے' اسے زندوں میں سمجھا جاتا ہے حالانکہ وہ مردوں میں شمار ہوتا ہے۔''

امام بخاری رحمہ اللہ کی وہ مبارک تالیف جس کی وجہ سے انہیں شہرت دوام ملی' اس کا نام یہ ہے: [الجامع الصحيح المسند المختصر من امور رسول الله ﷺ وسننه وايامه]

اس میں کل ۷۵۶۳ احادیث ہیں' جن کا انتخاب چھ لاکھ احادیث سے کیا گیا ہے' وہ بھی صحیح ہیں لیکن طوالت کے پیش نظر انہیں چھوڑ دیا گیا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے مسجد نبوی کے [روضة من رياض الجنة] میں بیٹھ کر اس کتاب کا خاکہ تیار کیا' جس میں بڑی بڑی بنیادی دینی ضروریات کو ''کتاب'' سے تعبیر کیا جن کی تعداد تقریبا ۱۰۰ ہے۔ مثلاً کتاب بدء الوحی' کتاب الایمان اور کتاب العلم وغیرہ۔

پھر ذیلی چھوٹی چھوٹی ضروریات کو ''ابواب'' کی شکل دی جن کی تعداد ۳۴۵۰ ہے' مسجد حرام میں بیٹھ کر ان ابواب کے تحت مناسب قرآنی آیات اور صحیح احادیث کا اندراج کیا گیا ہے۔

صحیح بخاری اس قدر جامع ہے کہ اس میں عقائد ونظریات' عبادات ومعاملات' اخلاق وآداب خرید وفروخت' نکاح وطلاق' جہاد وقتال' ترغیب وترہیب' سیر ومناقب' تعبیر وتفسیر اور صلح وجنگ وغیرہ تمام قسم کے مسائل موجود ہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اس مبارک تالیف کو مکمل کر لیا تو اس دور کے مایہ ناز محدثین اور فحول علماء امام احمد بن حنبل' امام یحییٰ بن معین' امام علی بن مدینی اور دیگر معروف محدثین کے حضور پیش کیا تو سب نے اس کی تحسین فرمائی۔' تمام محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ: [اصح كتاب بعد كتاب الله الجامع الصحيح للامام البخاري]

''اللہ کی کتاب کے بعد صحیح ترین احادیث کا مجموعہ صحیح بخاری ہے۔''

صحیح بخاری اس قدر جامع ہے کہ اس میں عقائد ونظریات' عبادات ومعاملات' اخلاق وآداب خرید وفروخت' نکاح وطلاق' جہاد وقتال' ترغیب وترہیب' سیر ومناقب' تعبیر وتفسیر اور صلح وجنگ وغیرہ تمام قسم کے مسائل موجود ہیں۔

عام طور پر صحیح بخاری کی تالیف کے چار مقاصد بیان کیے جاتے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

- بنیادی غرض تو یہ ہے کہ اس میں صرف صحیح مرفوع احادیث بیان کی جائیں' جس میں کوئی ضعف یا سقم نہ ہو۔ جیسا کہ ان کے استاد امام اسحاق بن راہویہ نے اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا کہ کاش! کوئی خوش قسمت' صحیح احادیث پر مشتمل ایک ایسا مجموعہ تیار کرے جس پر آنکھیں بند کر کے عمل کیا جا سکے گویا صحیح بخاری' امام بخاری کے شیخ کی خواہش کی تکمیل ہے' اس میں معلق روایات اور موقوف آثار صرف تائید کے لیے ہیں' امام بخاریؒ کا اصل مقصود نہیں۔
- دوسرا اہم مقصد یہ ہے کہ ان احادیث سے احکام ومسائل کا استخراج کیا جائے جو مختلف ابواب کی شکل میں موجود ہے' صحیح بخاری کا ہر باب گویا ایک دعویٰ ہے جسے قرآنی آیت اور صحیح حدیث سے ثابت کیا گیا ہے جیسا کہ عبادات میں وضوء ایک بنیادی ضرورت ہے پھر کتاب الوضوء میں' وضوء کی ذیلی چھوٹی چھوٹی ضروریات کو ابواب کی شکل میں بیان کیا گیا ہے جن کی تعداد ۷۵ ہے۔ بعد ازاں ان ذیلی ضروریات کو براہ راست قرآن وحدیث سے ثابت کیا گیا ہے۔ صحیح بخاری کے ابواب میں بے شمار فقہی مسائل اور متعدد بدیع فوائد بیان ہوئے ہیں۔
- اہم مقاصد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ امام بخاریؒ طالب علم کو استنباط مسائل کی تعلیم دینا چاہتے ہیں۔ چنانچہ قرآن وحدیث کی نصوص سے احکام ومسائل ثابت کرنے کے لیے کئی ایک طریقے استعمال کیے ہیں' اس سلسلہ میں آپ نے ایک عنوان قائم کیا ہے:

''وہ احکام جو دلائل سے معلوم کیے جاتے ہیں' نیز دلالت کا معنی اور اس کی تفسیر کیا ہے۔'' (بخاری' الاعتصام' باب نمبر ۲۴)

امام بخاریؒ اس عنوان کے ذریعے طالب علم کو بتانا چاہتے ہیں کہ قرآن وحدیث سے احکام ومسائل اخذ کرنے کے کئی ایک طریقے ہیں' پیش کردہ احادیث

میں دلالت شرعیہ اور دلالت لغویہ سے مسائل ثابت کرنے کا طریقہ بتایا ہے۔ محدثین کرام نے عبادت نص' دلالت نص' اشارۂ نص اور اقتضاء نص سے مسائل کا استخراج کیا ہے۔

⊙ امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ بھی ایک مقصد ہے کہ فقہ الرائے کے مقابلہ میں فقہ الحدیث کو متعارف کرایا جائے کیونکہ عام طور پر فقہاء کا دعویٰ ہے کہ زندگی کے مسائل لا محدود ہیں جبکہ قرآن وحدیث کی نصوص کا دائرہ اتنا وسیع نہیں کہ ان سے تمام مسائل زندگی حل کیے جائیں۔ اس بناء پر انہوں نے عقل وفکر کے بل بوتے پر فقہ الرائے کو رواج دیا ہے' ہمارے ہاں فقہ کی کتابیں اس فکری بنیاد پر لکھی گئی ہیں' امام بخاری رحمہ اللہ نے اس فکر کی تردید کی ہے' وہ اس نظریے کے حامی ہیں کہ کتاب وسنت میں زندگی کا ہر مسئلہ موجود ہے البتہ اسے تلاش کرنا انتہائی محنت طلب امر ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری صرف فن حدیث پر مشتمل کتاب نہیں بلکہ اس میں کتاب وسنت پر فقہ کا بھی بیان ہے، جسے فقہ الحدیث کہا جاتا ہے۔ امام بخاریؒ کے قائم کردہ عنوانات فقہ الحدیث کا منہ بولتا ثبوت ہیں یہ جملہ تو زبان زد خاص وعام ہے ''فقہ البخاری فی تراجمہ'' یعنی امام بخاری کی فقہ ان کے قائم کردہ تراجم یعنی عنوانات میں ہے۔ لفظ ترجمہ کی جمع ہے جو تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

❁ کسی بات کو ایک زبان سے دوسری زبان میں بیان کرنا' جیسا کہ عربی زبان کا اردو میں ترجمہ کیا جاتا ہے۔

❁ کسی آدمی کے حالات اور سیرت واخلاق کو بیان کرنا بھی ترجمہ کہلاتا ہے جیسا کہ تراجم علمائے ہند۔

❁ کسی چیز کے آغاز اور ابتدائی حصے کو بھی ترجمہ کہا جاتا ہے جسے دوسرے الفاظ میں دیباچہ یا عنوان کہتے ہیں' تراجم صحیح بخاری سے یہ آخری معنی مراد ہیں۔

امام بخاریؒ نے اپنی الجامع الصحیح کے تراجم میں بہت سے علمی' فقہی' اصولی' تفسیری اور لغوی حقائق بیان کیے ہیں' بڑے بڑے علماء ان عنوانات وتراجم کو دیکھ کر انگشت بدنداں ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ امام بخاریؒ کو حدیث' تفسیر' لغت اور علم کلام پر پورا پورا عبور حاصل تھا۔ ان تراجم میں ہی امام بخاری کی فقاہت پنہاں ہے۔ ان کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر علمائے حدیث نے انہیں حل کرنے کے لیے مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ امام بخاریؒ نے ان کے ذریعے احادیث سے مسائل اخذ کرنے میں اپنی پوری توانائیاں صرف کی ہیں' امام بخاریؒ کی فقاہت اور دقت نظری کو ثابت کرنے کے لیے ہم آپ کے قائم کردہ عنوانات کی چند اقسام بیان کرتے ہیں۔ ((تفصیل کے لیے ہماری تالیف ''ہدایۃ القاری شرح صحیح بخاری'' کی طرف رجوع کیا جائے۔))

❶ جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ امام بخاری کے صحیح بخاری میں قائم کردہ اکثر عنوانات' دعویٰ کے طور پر ہیں پھر احادیث کو بطور دلیل پیش کر کے انہیں ثابت کیا گیا ہے۔ مثلاً وہ حدیث جسے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان دو قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔'' (بخاری' الوضوء:۲۱۶)

امام بخاریؒ نے اس ایک حدیث سے کئی ایک مسائل کو ثابت کر کے درج ذیل عنوان قائم کیے ہیں:

❁ یہ کبیرہ گناہ ہے کہ انسان اپنے پیشاب سے پرہیز نہ کرے۔ (بخاری' الوضوء' باب نمبر: ۵۵)

❁ پیشاب کی جگہ کو دھونا چاہیے۔ (بخاری' الوضوء' باب نمبر ۵۶)

❁ غیبت اور پیشاب سے عذاب ہوتا ہے۔ (بخاری' الوضوء' باب نمبر ۸۸)

❁ چغلی اور غیبت کبیرہ گناہ ہے۔ (بخاری' الادب:۴۹)

ایک جگہ پر مذکورہ حدیث ذکر کی ہے (حدیث نمبر ۲۱۸) لیکن اس پر کوئی عنوان قائم نہیں کیا تا کہ طالب علم خود غور وفکر کر کے کوئی مناسب عنوان قائم کرے۔ چنانچہ موزوں عنوان یہ ہے: [کون البول موجبا لعذاب القبر] ''یعنی پیشاب' عذاب قبر کا باعث ہے۔''

❷ عنوان سے کسی مسئلہ کا اثبات نہیں بلکہ حدیث کی وضاحت مقصود ہوتی ہے۔ مثلاً [باب الذکر بعد الصلاۃ] (کتاب الاذان باب نمبر ۱۵۵) اس کے تحت ذکر کردہ حدیث میں [دبر الصلاۃ] کا لفظ ہے (حدیث نمبر ۸۴۴) اس سے بعض اہل علم نے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ مذکورہ ادعیہ کو تشہد کے آخر میں پڑھنا چاہیے کیونکہ دبر کسی چیز کے آخری حصے کو کہتے ہیں۔ امام بخاریؒ نے اس عنوان سے لفظ دبر کی وضاحت کی ہے کہ اس سے مراد نماز کے بعد کا وقت ہے۔

اسی طرح [باب برکۃ السحور من غیر ایجاب] (بخاری' الصوم' باب نمبر ۲۰) اس کے تحت ذکر کردہ حدیث میں ہے کہ تم سحری کھاؤ کیونکہ اس میں برکت ہے۔ امام بخاریؒ نے اس عنوان کے ذریعے وضاحت فرمائی ہے کہ اس حدیث میں آمدہ صیغہ امر وجوب کے لیے نہیں بلکہ استحباب کے لیے ہے۔

ایک عنوان ہے [رفع معرفۃ لیلۃ القدر لتلاحی الناس] (بخاری' فضل لیلۃ القدر' باب نمبر ۴) اس حدیث میں لیلۃ القدر کے متعلق رخصت کے الفاظ آتے ہیں۔ (حدیث نمبر ۲۰۲۳) جس سے شبہ ہوتا ہے کہ شاید شب قدر کو ہی اٹھا لیا گیا ہے۔ امام بخاریؒ نے مذکورہ عنوان سے وضاحت فرمائی کہ لیلۃ القدر کو نہیں بلکہ اس کی تعیین کو اٹھا لیا گیا ہے۔

❸ امام بخاری رحمہ اللہ بعض اوقات حدیث کے مطابق ایک عنوان قائم کر کے اس میں کسی لفظ کا اضافہ کر دیتے ہیں جو حدیث میں نہیں ہوتا' اس سے مقصود دو متعارض احادیث کے درمیان تطبیق دینا ہوتا ہے۔ مثلاً ایک عنوان ہے [لا تستقبل القبلۃ ببول ولا غائط الا عند البناء جدر او نحوہ] (بخاری' الوضوء' باب نمبر ۱۱) ''بول وبراز کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کیا جائے الا یہ کہ عمارت یا دیوار وغیرہ کی اوٹ ہو۔''

امام بخاریؒ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد [لا تستقبل القبلۃ] صحراء سے متعلق ہے اور آپ کا عمل عمارات سے متعلق ہے' جیسا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث (۱۴۵) میں ہے۔ اس طرح آپ نے قولی اور عملی دو متعارض احادیث میں تطبیق دی ہے۔

❹ امام بخاریؒ بعض اوقات ایک بڑے عنوان کے تحت اضداد کا ذکر کر دیتے ہیں' اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ اس بڑے عنوان کی اچھی طرح وضاحت ہو جائے کیونکہ عرب کا محاورہ ہے ''اضداد'' کے ذکر سے

اشیاء کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ آپ نے ایک بڑے عنوان [کتاب الایمان] میں درج ذیل تین عنوان اسی غرض سے قائم کیے ہیں:

⊙ [باب کفران العشیر وکفر دون کفر] (بخاری' الایمان' باب:۲۱)

⊙ [باب المعاصی من امر الجاهلیة] (بخاری' الایمان' باب:۲۲)

⊙ [باب علامات المنافق] (بخاری' الایمان' باب:۲۴)

حالانکہ ان عنوانات کا کتاب الایمان سے کوئی تعلق نہیں' ان سے صرف ایمان کی وضاحت مطلوب ہے۔

❺ امام بخاری رحمہ اللہ بعض اوقات عنوان میں ایک مرفوع حدیث لاتے ہیں جو ان کی شرط کے مطابق نہیں ہوتی لیکن اس کا معنی اور مفہوم صحیح ہوتا ہے۔ پھر اس معنی اور مضمون کو ثابت کرنے کے لیے تائید کے طور پر دیگر احادیث پیش کرتے ہیں جو ان کی شرط کے مطابق ہوتی ہیں۔ درج ذیل ابواب میں یہی اسلوب اختیار کیا گیا ہے:

⊙ [باب الصعید الطیب وضوء المسلم] (صحیح بخاری' التیمم' باب:۶)

⊙ [باب سترة الامام سترة من خلفه] (صحیح بخاری' الصلوۃ' باب:۹۰)

⊙ [باب اثنان فما فوقهما جماعة] (بخاری' الاذان' باب:۳۵)

⊙ [الامراء من قریش] (بخاری' الاحکام' باب:۲)

❻ بعض اوقات امام بخاریؒ ایک عنوان قائم کرتے ہیں جس کی عبارت کا ظاہری مدلول مقصود نہیں ہوتا بلکہ دلالت التزامی سے ثابت ہونے والا امر مقصود ہوتا ہے جو عنوان کے تحت پیش کردہ احادیث میں کافی غور وفکر کرنے کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً شروع کتاب میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: [باب کیف کان بدء الوحی] (بخاری' بدء الوحی' باب:۱)

اس عنوان میں آغاز وحی کا تذکرہ مقصود نہیں جو ظاہر عبارت سے معلوم ہوتا ہے بلکہ وحی کے جملہ مبادیات یعنی وحی' اس کی اقسام' اس کی عظمت وصداقت' مقام وحی' زمان وحی اور جس کی طرف وحی کی گئی تھی رسول اللہ ﷺ کے حالات وواقعات' اخلاق وکردار نیز صاحب وحی سیدنا جبریل علیہ السلام کے حالات وغیرہ بیان کرنا مقصود ہے۔ یہ تمام باتیں اس عنوان کے تحت پیش کردہ احادیث سے معلوم ہوتی ہیں' صرف نزول وحی کی کیفیت بیان کرنا مقصود نہیں۔ کیونکہ اس مقصد کے لیے امام بخاری نے آگے کتاب فضائل القرآن میں ایک عنوان قائم کیا ہے: [باب کیف نزل الوحی واول ما نزل] (بخاری' فضائل القرآن' باب:۱)

❼ صحیح بخاری میں بعض مقامات پر باب لکھا ہوتا ہے لیکن اس کی تعیین نہیں ہوتی یعنی باب بلاعنوان ہوتا ہے۔ امام بخاریؒ کی اس قسم کے عنوانات سے عام طور پر تین اغراض ہوتی ہیں:

⊙ اس قسم کے باب کا تعلق پہلے عنوان سے ہوتا ہے گویا بلاعنوان باب کی حیثیت ایک فصل کی ہوتی ہے جیسا کہ کتاب الصلاۃ میں [باب الصلاة بین السواری] کے بعد ایک باب بلا عنوان ہے' گویا باب کا تتمہ اور تکملہ ہے۔

⊙ قارئین کرام اور طلبہ کو اس امر پر آمادہ کرنا مقصود ہے کہ وہ از خود غور وفکر کر کے یہاں کوئی عنوان قائم کریں جو موقع ومحل کے مطابق ہو جیسا کہ کتاب التیمم کے آخر میں ایک باب بلا عنوان ہے' اس مقام پر حسب حال یہ عنوان مناسب معلوم ہوتا ہے [الجنب اذا لم یجد ماء یتیمم]

⊙ ایسے عنوان کے تحت ذکر کردہ حدیث سے بے شمار احکام اور متعدد مسائل ثابت ہوتے ہیں۔ امام بخاری تکثیر فوائد کے پیش نظر اس حدیث پر کوئی عنوان بندی نہیں کرتے' جیسا کہ کتاب الایمان میں ایک عنوان [باب سؤال جبریل النبی ﷺ عن الایمان] (نمبر ۳۷) اس کے بعد ایک باب بلاعنوان ہے۔ (نمبر ۳۸) اس کے تحت حدیث ہرقل بیان کی گئی ہے جس سے متعدد مسائل ثابت ہوئے ہیں۔ امام بخاریؒ نے اس مقام پر باب بلاعنوان رکھا ہے تاکہ تکثیر مسائل کی وسعت برقرار رہے۔

❽ امام بخاری رحمہ اللہ بعض اوقات اپنے عنوان میں کسی مسئلے کو جزم ووثوق سے بیان نہیں کرتے جس کی حسب ذیل تین وجوہات ہوتی ہیں جن کا استقراء اور تتبع سے پتہ چلا ہے:

⊙ امام بخاریؒ وہاں مسئلے کی وسعت کا پہلو برقرار رکھنا چاہتے ہیں جیسا کہ کتاب الوتر میں پہلا عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: [باب ما جاء فی الوتر] (بخاری' الوتر' باب:۱)

اس عنوان کے تحت امام بخاریؒ نے متعدد احادیث ذکر کی ہیں تاکہ مسئلہ وتر میں وسعت کا پہلو برقرار رہے کہ وتر ایک ہے یا تین' انہیں وصل سے پڑھنا چاہیے یا فصل سے۔

⊙ روایات میں اختلاف کی وجہ سے کوئی فیصلہ کن موقف اختیار نہیں کیا جا سکتا' جیسا کہ امام بخاریؒ نے کتاب الجنائز کے درج ذیل عنوان کے متعلق یہ انداز اختیار کیا ہے: [باب الصلاة علی الشهید] (بخاری' الجنائز' باب:۷۲)

⊙ اس مسئلہ میں اہل علم کا اختلاف ہوتا ہے اور ہر ایک اپنے پاس دلائل رکھتا ہے' امام بخاری وہاں قوت اختلاف کی وجہ سے کوئی فیصلہ کن موقف اختیار نہیں کرتے۔ مثلاً [کتاب العمل فی الصلاة] میں ایک عنوان ہے: [باب اذا دعت الام ولدها فی الصلاة] (بخاری' العمل فی الصلاۃ' باب:۷)

اس مسئلہ میں اہل علم کا اختلاف ہے کہ دوران نماز اگر والدہ اپنی کسی ضرورت کے تحت بیٹے کو بلائے تو کیا وہ نماز چھوڑ کر ماں کے پاس چلا جائے یا نماز جاری رکھے؟

❾ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک مسئلہ اختلافی ہوتا ہے لیکن امام بخاریؒ اپنے اختیار کردہ موقف کے متعلق بڑے مضبوط دلائل رکھتے ہیں۔ اس لیے آپ اس مسئلے کو بڑے وثوق اور جزم سے بیان کرتے ہیں جیسا کہ کتاب الاذان میں ایک عنوان ہے: [باب وجوب صلاة الجماعة] (بخاری' الاذان' باب:۲۸)

درج ذیل عنوانات اسی قبیل سے ہیں:

⊙ [باب التیمم للوجه والکفین] (بخاری' التیمم' باب:۵)

⊙ [باب وقت الجمعة اذا زالت الشمس] (بخاری' الجمعۃ' باب:۱۶)

⊙ [باب التکبیر علی الجنائز اربعا] (بخاری، الجنائز، باب:۶۴)

ان مسائل میں ائمہ اور فقہاء کا بہت اختلاف ہے لیکن امام بخاریؒ نے دلائل و براہین کی وجہ سے ان کے متعلق بڑے جزم و وثوق سے فیصلہ کن موقف اختیار کیا ہے۔

⓾ بعض اوقات ایک عنوان کے تحت متعدد احادیث جمع کی جاتی ہیں جو عنوان کے لیے بطور دلیل ہوتی ہیں پھر کسی حدیث میں ایک خاص فائدہ ہوتا ہے تو وہاں ضمنی طور پر ایک دوسرا عنوان قائم کر دیا جاتا ہے' اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ یہاں پہلا عنوان ختم ہو گیا ہے اور اب نئے عنوان کی احادیث پیش ہوں گی بلکہ یہ عنوان ایک اضافی فائدے کے طور پر ہوتا ہے اسے [باب فی الباب] یا [باب دون باب] کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ امام بخاریؒ نے کتاب بدء الخلق میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: [باب قول اللہ تعالیٰ ﴿وبث فیها من کل دابة﴾ (البقرہ: ۱۶۴)] (بخاری، بدء الخلق، باب:۱۴)

ان عنوانات کے تحت ان احادیث کا ذکر کیا ہے جن میں مختلف حیوانات کا بیان ہے پھر آپ نے ایک حدیث بیان کی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے بکریوں کو بہترین مال قرار دیا ہے۔ (بخاری، بدء الخلق: ۳۳۰۰)

اس حدیث میں ایک اضافی فائدہ تھا' اس لیے امام بخاریؒ ایک عنوان قائم کر کے متنبہ کر دیا' وہ عنوان یہ ہے: [باب خیر مال المسلم غنم یتبع بها شعف الجبال] (بخاری، بدء الخلق، باب:۱۵)

یہ عنوان بنیادی نہیں بلکہ اضافی ہے' اس کے مطابق صرف ایک حدیث بیان کی ہے پھر حسب سابق سلسلہ احادیث شروع کر دیا جن کا اضافی باب سے کوئی تعلق نہیں۔ اسی طرح اس بنیادی عنوان کے تحت ایک حدیث ذکر کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے مشروب میں مکھی گر جائے تو اسے ڈبو کر باہر نکال دیا جائے۔'' (بخاری، بدء الخلق: ۳۳۲۰)

اس حدیث میں ایک اضافی فائدہ تھا کہ مکھی کی ایک عجیب و غریب عادت ہے' اس سے آگاہ کرنے کے لیے امام بخاری نے ایک اضافی عنوان قائم کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: [باب اذا وقع الذباب فی شراب احدکم] (بخاری، بدء الخلق، باب:۱۷)

یہ بھی باب در باب کی قبیل سے ہے لیکن امام بخاریؒ کے اسلوب و انداز کے رمز شناس حافظ ابن حجرؒ نے باقاعدہ تنبیہ کا لفظ لکھ کر فرمایا ہے کہ اس عنوان کا حذف کر دینا بہتر ہے کیونکہ مذکورہ حدیث کے علاوہ دیگر آئندہ والی احادیث کا اس عنوان سے کوئی تعلق نہیں۔ (فتح الباری: ج۶، ص۴۳۴)

اس تنبیہ کے مندرجات میں کچھ بھی وزن نہیں کیونکہ یہ عنوان بنیادی نہیں بلکہ اضافی ہے جو ایک خاص فائدے کے لیے قائم کیا ہے باقی آنے والی احادیث کا تعلق بنیادی عنوان سے ہے۔

ہم نے امام بخاری رحمہ اللہ کی فقاہت کو ثابت کرنے کے لیے یہ دس وجوہات ذکر کی ہیں' اس سے زیادہ معلومات کے لیے ہماری شرح کا مطالعہ کیا جائے۔

............۞۞۞............

بقیہ: معراج مصطفیٰ ﷺ

گئے اور کہنے لگے: اب آپ کی اپنے ساتھی محمد (ﷺ) کے بارے میں کیا رائے ہے؟ وہ تو کہتے ہیں کہ انہیں راتوں رات بیت المقدس تک کی سیر کرا دی گئی ہے۔ یہ سنتے ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے دریافت فرمایا: کیا رسول اللہ ﷺ ہی نے یہ بات فرمائی ہے؟ لوگوں نے کہا: ہاں۔ یہ سن کر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بلا تأمل اعلان کیا: اگر انہوں نے یہ بات کہی ہے تو یقیناً انہوں نے بالکل سچ فرمایا ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ اصل ایمان کی حقیقی تعبیر ہیں اور آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ لوگ اُن کا یہ ایمان افروز حتمی جواب سن کر بڑے حیران ہوئے۔ وہ کہنے لگے: کیا آپ ان کی اس (ماورائے عقل) بات کی بھی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ راتوں رات بیت المقدس تک جا پہنچے اور صبح ہونے سے پہلے پہلے واپس بھی آ گئے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بے دریغ فرمایا: ہاں، میں تو ان کی اس سے بھی بڑی بات کی تصدیق کرتا ہوں۔ میں تو اس بات کی بھی تصدیق کرتا ہوں کہ آپ کے پاس آسمان سے صبح شام وحی آتی ہے۔ اسی فوری اور بے تأمل تصدیق کی وجہ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام صدیق رکھ دیا گیا۔

معراج کے موقع پر جب سرور کائنات ﷺ کو بارگاہ الٰہی سے پانچ نمازوں کا نہایت بابرکت اور رفیع الشان تحفہ ملا تو اب ان نمازوں کے اوقات مقرر کرنے کی ضرورت تھی کہ یہ کس کس وقت ادا کی جائیں گی۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے اللہ رب العزت نے فرشتوں کے سردار سیدنا جبریل علیہ السلام کو بھیجا کہ وہ نماز کے اوقات کی تعلیم دیں۔ جبریل علیہ السلام اسی دن زوال کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے۔ انہوں نے آپ کو زبانی طور پر آگاہ کرنے کے بجائے عملی طور پر مسلسل دو دن تک پانچوں نمازوں کی ان کے ابتدائی اور انتہائی اوقات میں امامت کرائی۔ اس سلسلے میں خود رسالت مآب ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جبریل علیہ السلام نے بیت اللہ کے پاس دو مرتبہ میری امامت کرائی۔''

اسراء و معراج انتہائی عظیم الشان واقعہ تھا۔ اس موقع پر سرور کائنات ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بہت رفیع و وقیع مناظر اور بڑی روشن نشانیاں دیکھیں۔ اس واقعے میں بہت سے علوم، راز، لطافتیں، اسباق اور نصیحت آموز باتیں موجود ہیں۔

اسراء و معراج کا یہ تاریخی واقعہ ہجرتِ مدینہ کا پیش خیمہ بن گیا۔ اس واقعے میں مظلوم اور ستم رسیدہ مسلمانوں کے لیے یہ بشارت تھی کہ اب رنج و غم اور درد و درماندگی کے دن دور ہونے والے ہیں۔ ظلم و ستم کی اندھیری رات ڈوبنے والی ہے اور امن و آشتی کی سحر طلوع ہونے والی ہے۔ روئے زمین پر مومنوں کی سطوت و شوکت کا ڈنکا بجنے والا ہے۔

⊙⊙⊙⊙

امن واستحکام کانفرنس

⊙ مدرسہ علی المرتضیٰؓ چک نمبر ۲۸۸ ج ب گوجرہ میں سالانہ امن واستحکام پاکستان کانفرنس مؤرخہ ۴ اپریل بروز منگل زیر صدارت حاجی نذیر احمد اور زیر نگرانی مہتمم مدرسہ ہذا پروفیسر محمد یونس مدنی منعقد ہوئی جس میں مولانا قاری محمد حنیف ربانی آف کاموکی' مولانا محمد یوسف پسروری آف لاہور' حافظ محمد اسلم حنیف' مولانا عبدالقادر عثمان گوجرہ' مولانا عبدالقادر مجاہد' ملک محمد اسلم آزاد گوجرہ' نے خطاب کیا۔ کانفرنس ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔ لاہور میں مردم شماری پر مامور فوجی جوانوں پر خودکش حملہ کی شدید مذمت کی گئی اور اس حملہ میں شہید ہونے والوں کے لیے بلندیٔ درجات کی دعا کی گئی۔

منجانب: محمد سرفراز حسن' ناظم نشر واشاعت تحصیل گوجرہ

معراج مصطفیٰ ﷺ

تحریر: جناب مولانا عبدالمالک مجاہد

اللہ کے رسول ﷺ طائف کے سفر سے واپس اس حال میں تشریف لائے کہ سوائے ایک نصرانی عداس کے کسی بھی مشرک نے اسلام قبول نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسالت مآب محبوب کی تالیف قلب اس طرح فرمائی کہ آپ کو اسراء ومعراج کا فقید المثال اعزاز اور امتیاز عطا فرمایا۔

اللہ کے رسول ﷺ کو بیت اللہ شریف مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک اور پھر وہاں سے آسمان تک لے جایا گیا۔ قرآن کریم میں سورۃ نمبر 17 الاسراء کے نام سے ہے۔ جس کی پہلی آیت میں اس واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ آیئے پہلے ہم اس آیت کا ترجمہ پڑھتے ہیں پھر ہم اللہ کی توفیق سے نہایت اختصار سے اس واقعہ کو بیان کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ سورۃ الاسراء مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ (ترجمہ)

''پاک ہے وہ ذات جس نے ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام سے لے کر مسجد اقصیٰ تک سیر کروائی۔ جس کے ماحول کو ہم نے برکت دے رکھی ہے۔ اس سے غرض یہ تھی کہ ہم اپنے بندے کو اپنی بعض نشانیاں دکھائیں۔ بلاشبہ وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے''۔

اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ کو معراج محض روحانی نہیں بلکہ جسمانی طور پر ہوا تھا۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ آپ کا یہ سفر خواب کی حالت میں تھا تو نہایت قوی دلائل سے یہ بات پایہ تکمیل کو پہنچتی ہے کہ آپ کا یہ سفر روح اور جسم دونوں کے ساتھ تھا۔

اللہ کے رسول ﷺ کے اس سفر کا مقصد یہ تھا کہ آپ کو ملکوت السموات والارض کا مشاہدہ کرا دیا جائے۔ اس سفر میں آپ کو جنت اور دوزخ کے مناظر بھی دکھائے گئے۔ یاد رہے کہ تمام اولو العزم پیغمبروں کو ایسا مشاہدہ کروایا جاتا ہے تاکہ وہ لوگوں کو پورے وثوق سے ان غیب کی چیزوں کی طرف دعوت دے سکیں جنہیں وہ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر چکے ہوتے ہیں، مگر ہمارے نبی کریم ﷺ کا منفرد اعزاز یہ ہے کہ آپ کو ساتوں آسمانوں کے اوپر بلا کر یہ مشاہدات کروائے گئے۔

تاریخ معراج

معراج کا واقعہ کب پیش آیا اس بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ علامہ صفی الرحمٰن مبارک پوریؒ کے مطابق یہ واقعہ مکی زندگی کے بالکل آخری دور کا ہے۔ اس کی تاریخ کے بارے میں بھی سیرت نگاروں میں اختلاف ہے۔

علامہ قاضی سلیمان منصور پوریؒ کے مطابق نبوت کے دسویں سال 27 رجب کو ہوئی۔ شیخ محمد امین شنقیطی لکھتے ہیں: کسی صحیح اور حسن سند سے یہ بات ثابت نہیں کہ اسراء رجب کے مہینے میں ہوا تھا۔

قارئین کرام! آگے بڑھنے سے پہلے یہ بات نہایت قابل ذکر ہے کہ بعض لوگ اس رات میں خصوصی عبادت کا بندوبست کرتے ہیں۔ خصوصی تقریبات رچاتے ہیں۔ ذکر کی محفلیں منعقد کرتے ہیں۔ 27 رجب کا روزہ رکھتے ہیں۔ ان سب باتوں کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔ اگر اس رات کوئی خاص عبادت کرنا فضیلت کا باعث ہوتا تو اللہ کے رسول ﷺ اور آپ کے صحابہ عبادت ضرور کرتے کیونکہ وہ سب سے زیادہ نیکیوں کے حریص تھے۔

واقعۂ معراج

اللہ کے رسول ﷺ عشاء کی نماز کے بعد اپنے گھر میں آرام فرما رہے تھے کہ آپ کو مسجد الحرام میں لے جایا گیا، وہاں پر جبریل علیہ السلام نے سرور کائنات ﷺ کا سینہ مبارک چاک کیا۔ پھر اسے زمزم کے پانی سے دھویا۔ اس کے بعد وہ سونے کا ایک طشت لائے جو ایمان وحکمت سے بھرا ہوا تھا۔ اسے آپ کے سینے میں انڈیل دیا' پھر سینہ بند کر دیا۔

بیت المقدس روانگی کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں براق لایا گیا۔ اس کی زین کسی ہوئی تھی اور لگام پڑی ہوئی تھی۔ یہ سفید رنگ کا بڑا خوبصورت جانور تھا' گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا۔ اس کی برق رفتاری کا عالم یہ تھا کہ وہ اپنا سم وہاں رکھتا تھا جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی تھی۔

سرور کائنات ﷺ براق پر سوار ہونے کے لیے ابھی پا بہ رکاب تھے کہ وہ اچانک شوخی کرنے لگا۔ جبریل علیہ السلام نے اس سے کہا: ''ارے! کیا تو محمد ﷺ کے ساتھ شوخی کر رہا ہے؟ تجھ پر کبھی کوئی ایسی ہستی سوار ہی نہیں ہوئی جو اللہ کی بارگاہ میں ان سے زیادہ معزز ہو۔''

یہ سن کر براق ایسا سہما کہ پسینے سے شرابور ہو گیا۔

مسجد حرام سے بھی براہ راست آسمانوں کی سیر کے لیے جایا جا سکتا تھا لیکن اللہ رب العزت کی منشا یہ تھی کہ آپ کو پہلے بیت المقدس کی سیر کرائی جائے۔

بیت المقدس میں انبیائے کرام کو اکٹھا کیا گیا اور تمام انبیائے کرام نے رسول اکرم ﷺ کی امامت میں نماز پڑھی۔ صحیح مسلم کی حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز کا وقت ہوا تو میں نے ان کی امامت کروائی''۔

آسمانوں کی سیر اور انبیاء کرام سے ملاقات

رسول اللہ ﷺ مسجد اقصیٰ سے نکلے تو جبریل علیہ السلام نے آپ کی خدمت میں شراب اور دودھ کے دو پیالے پیش کیے۔ آپ ﷺ نے دودھ والا پیالہ اٹھا کر نوش فرما لیا۔ یہ دیکھ کر جبریل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا: ''سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے آپ کو فطرت کی ہدایت عطا فرمائی۔ اگر آپ شراب کا پیالہ اٹھا لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔''

اب اس سے آگے ایک نئے سفر کا آغاز ہوا۔ اسے ہم معراج کہتے ہیں۔ اس موقع پر جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کا دست مبارک تھاما اور آپ کو اپنے ساتھ لے کر آسمان دنیا پر چڑھ گئے۔ وہاں پہنچ کر جبریل علیہ السلام نے آسمان دنیا کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھٹکھٹایا اور آسمان کے دربان سے کہا: دروازہ کھولو۔ اس نے پوچھا: کون ہے؟ جبریل علیہ السلام نے جواب دیا: میں جبریل ہوں۔

دربان نے پوچھا: کیا آپ کے ساتھ کوئی ہے؟

جبریل علیہ السلام نے کہا: ہاں! میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں۔ دربان نے دریافت کیا: کیا آپ کو انہیں بلانے کے

لیے بھیجا گیا تھا؟ جبریل علیہ السلام نے کہا: ہاں۔

یہ سن کر دربان اور دیگر فرشتوں نے بے حد مسرت کا اظہار کیا اور کہا: ''خوش آمدید! آپ اپنے ہی لوگوں میں تشریف لائے ہیں۔ آنے والے کیا ہی اچھے ہیں۔''

دربان نے دروازہ کھول دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا ہوا ہے۔ اس کے دائیں طرف بھی لوگوں کی جماعتیں موجود ہیں اور بائیں طرف بھی۔ جب وہ اپنے دائیں جانب دیکھتا ہے تو ہنستا ہے اور بائیں طرف دیکھتا ہے تو روتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا: ''یہ کون ہیں؟''

جبریل علیہ السلام نے جواب دیا: یہ آپ کے والد آدم (علیہ السلام) ہیں۔ ان کے دائیں اور بائیں جو جماعتیں ہیں، وہ ان کی اولاد کی روحیں ہیں۔ ان میں سے دائیں طرف والے جنتی اور بائیں طرف والے جہنمی ہیں۔ جب یہ اپنے دائیں جانب دیکھتے ہیں تو خوش ہو کر ہنستے ہیں اور جب بائیں جانب دیکھتے ہیں تو رنج کے مارے رونے لگتے ہیں۔ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: آپ انہیں سلام کریں۔ آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے آپ کے سلام کا جواب دیا اور کہا:

''پیارے بیٹے! خوب اچھے آئے اور اپنے ہی لوگوں میں آئے ہو۔ تم کتنے اچھے بیٹے ہو۔''

''نیک پیغمبر اور نیک بیٹے کو خوش آمدید!''

اس کے ساتھ ساتھ آدم علیہ السلام نے آپ ﷺ کے لیے بھلائی کی دعا بھی کی۔

اب جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کو لے کر دوسرے آسمان کی طرف چڑھے وہاں یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے بھلائی کی دعا کی۔ پھر تیسرے آسمان پر سیدنا یوسف علیہ السلام سے ملے۔ اسی طرح چوتھے آسمان پر سیدنا ادریس علیہ السلام' پانچویں آسمان پر سیدنا ہارون علیہ السلام' چھٹے آسمان پر سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور آخر میں ساتویں آسمان پر جد امجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی جو بیت المعمور کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ ہر آسمان پر مذکورہ انبیاء کرام نے آپ کا والہانہ استقبال کیا' خوش آمدید کہا اور دعا دی۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام آپ کے ساتھ بڑی محبت سے پیش آئے۔ انہوں نے آپ کی امت سے بھی بے پناہ محبت اور ہمدردی و خیر خواہی کا اظہار کیا اور ان کے لیے اپنا سلام اور نہایت بیش قیمت اذکار کے تحفے بھی روانہ کیے۔ ابراہیم علیہ السلام نے آپ ﷺ سے فرمایا: ''اپنی امت کو حکم دیجیے کہ وہ جنت میں خوب شجرکاری کریں، اس لیے کہ اس کی مٹی عمدہ ہے اور اس کی زمین وسیع ہے۔''

آپ ﷺ نے پوچھا: 'وَمَا غِرَاسُ الْجَنَّةِ؟' ''جنت کی شجرکاری کیا ہے؟'' ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا: 'لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ'

رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر ابراہیم علیہ السلام کا جو حلیہ دیکھا تھا، اس کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ''میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا۔ میں ان کی اولاد میں سب سے زیادہ ان کے مشابہ ہوں۔''

بیت المعمور اور سدرۃ المنتہیٰ

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو بیت المعمور (آباد گھر) دکھایا گیا: ''یہ بیت المعمور ہے۔ اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔ جب وہ (ایک مرتبہ نماز پڑھ کر) نکلتے ہیں تو پھر کبھی اس میں دوبارہ داخل نہیں ہوتے۔ یہ ان کا آخری داخلہ ہوتا ہے جو ان پر فرض کیا گیا ہے۔''

اس کے بعد اگلی منزل کی طرف روانگی ہوئی۔ جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کو سدرۃ المنتہیٰ لے گئے۔ یہ بیری کا ایک عجیب و غریب درخت تھا۔ اس کا پھل ہَجَر کے مٹکوں کی طرح تھا (جو قدیم بحرین، یعنی سعودی عرب کے مشرقی علاقے الاحساء کا ایک قصبہ ہے) اس کے پتے ہاتھیوں کے کانوں جیسے تھے۔ جبریل علیہ السلام نے آپ کو اس کا تعارف کرواتے ہوئے کہا: ''یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے سدرۃ المنتہیٰ پر چار نہریں دیکھیں جو اس کی جڑ سے نکل رہی تھیں۔ ان میں سے دو نہریں پوشیدہ تھیں اور دو نہریں کھلی تھیں۔ آپ ﷺ نے جبریل امین علیہ السلام سے پوچھا: ''جبریل! یہ دونوں کیا ہیں؟''

جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ کو بتایا کہ جو دو پوشیدہ نہریں ہیں، وہ جنت میں ہیں اور جو دو کھلی نہریں ہیں، وہ نیل اور فرات ہیں۔

یہ وہی دریائے نیل اور فرات ہیں جو سطحِ زمین پر بہتے ہیں۔ دریائے نیل افریقہ کا سب سے اہم اور دنیا کا سب سے لمبا دریا ہے۔ یہ وسطی افریقہ سے نکل کر یوگنڈا، سوڈان اور مصر سے بہتا ہوا بحیرۂ روم میں جا گرتا ہے۔ اس کی لمبائی 6695 کلومیٹر ہے۔ سوڈان کا دار الحکومت خرطوم اس مقام پر واقع ہے جہاں نیل ازرق، نیل ابیض سے آ کر ملتا ہے۔ مصر کا دار الحکومت قاہرہ بھی دریائے نیل ہی کے کنارے واقع ہے۔ اسی طرح دریائے فرات شمال مشرقی ترکی میں ارارات کے پہاڑوں سے نکلتا ہے اور مغرب کی طرف بہتا ہے، پھر جنوب کا رخ اختیار کر کے شام میں داخل ہوتا ہے اور اس کے بیچ سے گزرتا ہوا قصبہ ابوکمال کے آگے عراق میں داخل ہوتا ہے۔ پھر جنوب مشرق کی طرف بہتا ہے۔ دریائے فرات کی لمبائی 2375 کلومیٹر ہے۔

اولادِ آدم کے سردار محمد ﷺ نے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس فرشتوں کے سردار جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی حالت میں دیکھا۔ جبریل علیہ السلام کو ان کی اصل شکل و صورت میں دیکھنے کی سعادت سرور کائنات ﷺ کو دو بار نصیب ہوئی۔ پہلی مرتبہ زمین پر اور دوسری بار معراج کے موقع پر سدرۃ المنتہیٰ کے قریب۔ آپ فرماتے ہیں: ''میں نے جبریل کو سدرۃ المنتہیٰ کے قریب دیکھا۔ ان کے چھ سو پر تھے۔ ان کے پروں سے موتی اور یاقوت جھڑ رہے تھے۔''

جبریل علیہ السلام کا ایک پر اتنا بڑا تھا جتنا مشرق اور مغرب کا درمیانی فاصلہ ہے۔ ان کے پاؤں کے بال حسین و جمیل موتیوں کی طرح تھے، جیسے سبزے پر بارش کی بوندیں پڑی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کے لباس کے حسن و جمال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

''جبریل میرے پاس ایسے سبز لباس میں آئے جس پر موتی جڑے ہوئے تھے۔''

جنت و دوزخ کا مشاہدہ

معراج کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو جنت کا مشاہدہ بھی کرایا گیا۔ رسالت مآب ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''پھر مجھے جنت میں لے جایا گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس میں موتیوں کے ہار تھے اور اس کی مٹی کستوری تھی۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ''جنت کی سیر کرتے کرتے میں ایک ایسے دریا پر پہنچا جس کے دونوں کنارے خلا دار موتیوں کے قبوں پر مشتمل تھے۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا: 'جبریل! یہ کیا ہے؟' جبریل علیہ السلام نے جواب دیا: یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا کی ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: ''میں نے اس میں اپنا ہاتھ ڈالا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کی

مٹی نہایت خوشبودار کستوری ہے اور اس میں پڑی ہوئی چھوٹی چھوٹی کنکریاں موتی ہیں۔''

سرور کائنات ﷺ نے جنت کی سیر کے دوران میں جنت کی ایک طرف سے ایک آہٹ سنی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''جبریل! یہ کیا ہے؟''

جبریل امین علیہ السلام نے بتایا کہ یہ بلال مؤذن کی آواز ہے۔ آپ ﷺ نے معراج سے واپس آکر لوگوں کو اس واقعے سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا: ''بلال کامیاب ہوگئے۔ میں نے انہیں (جنت میں) ایسے ایسے (انداز میں) دیکھا ہے۔''

سرور کائنات ﷺ نے اس وحشت ناک جہنم کا بھی مشاہدہ کیا جو اللہ رب العزت نے اپنے نافرمان، سرکش اور باغی بندوں کو عذاب دینے کے لیے تیار کر رکھا ہے۔

آپ نے وہاں کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ مردار کھا رہے ہیں۔ آپ نے جبریل امین علیہ السلام سے پوچھا: ''جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟'' جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔

یہ ان لوگوں کا انجام بیان ہوا ہے جو لوگوں کی غیبت کرتے ہیں، پیٹھ پیچھے ان کے عیوب و نقائص بیان کرتے ہیں۔ ان کی عزت و وقار کو مجروح کرتے ہیں اور انہیں ذلیل و رسوا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سرور کائنات ﷺ نے جہنم میں ایک شخص کو دیکھا، وہ سرخ رنگ کا، نیلی آنکھوں والا، ٹھگنا اور پراگندہ حال آدمی تھا۔ آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا: ''جبریل! یہ کون شخص ہے؟'' جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ اللہ کے نبی صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا قاتل ہے۔

رسالت مآب ﷺ نے ان واعظوں اور خطیبوں کا عبرتناک انجام بھی دیکھا جو کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''معراج کی رات میں ایسے لوگوں پر سے گزرا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل نے کہا: یہ دنیا والوں میں سے آپ کی امت کے خطیب ہیں۔ یہ لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے، حالانکہ وہ قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتے تھے۔ کیا وہ عقل نہیں رکھتے تھے؟''

معراج کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی داروغۂ جہنم سے بھی ملاقات ہوئی۔ اس کا نام مالک ہے۔ آپ ﷺ کو اس کا تعارف کراتے ہوئے بتایا گیا کہ یہ جہنم کا داروغہ مالک ہے، آپ اسے سلام کریں۔ آپ سلام کرنے کے لیے اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے پہل کرتے ہوئے خود آپ کو سلام کیا۔

اس فرشتے کی ہیبت اور رعب و دبدبے کا یہ عالم ہے کہ مضبوط سے مضبوط دل آدمی بھی اس کے آگے نہیں ٹھہر سکتا۔ وہ شفقت اور رحم کا نام تک نہیں جانتا۔

معراج کے موقع پر سرور کائنات ﷺ کو ایک ایسے بلند مقام پر بھی لے جایا گیا جہاں آپ کو قلموں کے چلنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ یہ فرشتوں کے قلموں کی آوازیں تھیں جن سے وہ اللہ رب العزت کے فیصلے اور احکام وغیرہ لکھ رہے تھے۔ ان کے لکھنے کی حقیقی کیفیت اور نوعیت کیا تھی؟ اس کا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو علم نہیں۔

معراج کے موقع پر سرور کائنات ﷺ کو نماز کے علاوہ دو تحفے اور بھی عطا فرمائے گئے۔ یہ دونوں تحفے بھی انتہائی قیمتی اور رفیع الشان ہیں۔ ان میں سے ایک تحفہ سورۃ البقرہ کی آخری آیات ہیں اور دوسرا گرانقدر تحفہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کی امت میں سے جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائے گا، اس کے بڑے بڑے گناہ بھی بخش دیے جائیں گے۔

رسول اللہ ﷺ آسمانوں کی بے مثل سیر سے فارغ ہو کر واپس بیت المقدس تشریف لائے، وہاں سے پھر آپ براق پر سوار ہوئے اور رات کی تاریکی ہی میں مکہ مکرمہ روانہ ہوگئے۔ راستے میں آپ کا گزر قریش کے ایک قافلے کے پاس سے ہوا۔ آپ نے انہیں سلام کیا۔ ان میں سے کچھ لوگ آپ کو جانتے تھے۔ انہیں آپ ﷺ کی آواز سن کر بڑی حیرت ہوئی۔ انہوں نے بڑے تعجب سے کہا: ارے! یہ تو محمد (ﷺ) کی آواز ہے۔ آخر کار آپ مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ مکہ کی فضا میں ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا۔ لوگ نیند کے مزے لے رہے تھے۔ کسی کو کانوں کان بھی خبر نہ تھی کہ آج رات کس قدر عظیم اور انقلاب انگیز واقعہ رونما ہوا ہے۔ اب صرف صبح ہونے کی دیر تھی۔

واقعۂ معراج اور قریش مکہ

مکہ مکرمہ پہنچ کر سرور کائنات ﷺ کو یہ فکر لاحق ہوگئی کہ کیا آپ کی قوم اس واقعے کی سچائی تسلیم کرلے گی۔ یہ سوچ کر سرور کائنات ﷺ غمزدہ حالت میں بیت اللہ میں الگ تھلگ ہو کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں اللہ کے دشمن ابوجہل کا آپ کے پاس سے گزر ہوا۔ وہ آپ کے قریب بیٹھ گیا اور طنزیہ انداز میں بولا: کیا کوئی نئی بات پیش آگئی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اسے جواب دیا: ہاں۔ اس نے پوچھا: وہ کیا؟ آپ نے فرمایا: ''بے شک مجھے رات کو سیر کرائی گئی ہے۔'' اس نے پوچھا: کہاں کی؟ آپ نے فرمایا: ''بیت المقدس تک کی۔''

یہ سن کر ابوجہل نے بڑی حیرت سے پوچھا: پھر آپ نے ہمارے درمیان آکر صبح کی ہے؟ آپ ﷺ نے نہایت اطمینان سے جواب دیا: ہاں۔ کہنے لگا: اگر میں آپ کی قوم کو بلاؤں تو کیا آپ وہ سب کچھ انہیں بتادیں گے جو آپ نے مجھ سے بیان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

یہ سنتے ہی ابوجہل نے فوراً آواز لگائی: ارے بنو کعب بن لؤی کی جماعت! یہ آواز سنتے ہی لوگ اپنی اپنی مجلسوں کو چھوڑ کر دوڑ پڑے۔ وہ رسول اللہ ﷺ اور ابوجہل کے پاس بیٹھ گئے۔ ابوجہل نے آپ ﷺ سے کہا: اپنی قوم کو وہ سب کچھ بتائیے جو آپ نے مجھے بتایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بتایا کہ مجھے رات سیر کرائی گئی ہے۔ انہوں نے پوچھا: کہاں کی؟ آپ نے فرمایا: بیت المقدس تک کی۔ انہوں نے بھی حیران ہوکر پوچھا: پھر آپ نے صبح بھی ہمارے درمیان کی؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ یہ سنتے ہی کچھ لوگ خوش ہوئے اور کچھ لوگوں نے اپنے سر پر ہاتھ رکھ لیے۔ انہوں نے آپ کی بات کو (نعوذ باللہ) جھوٹ سمجھا، تعجب کے مارے انگشت بدنداں رہ گئے۔ انہیں آپ ﷺ کا امتحان لینے کی سوجھی۔ وہ کہنے لگے: کیا آپ ہمارے سامنے مسجد اقصیٰ کی صفات بیان کر سکتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں نے اس کی صفات بتانا شروع کیں، چنانچہ مسجد کو میرے سامنے لایا گیا اور میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

افسوس صد افسوس! یہ سارے حقائق پوچھنے، سننے کے باوجود بھی انہوں نے آپ کے اسراء کو تسلیم نہیں کیا اور وہ آپ پر ایمان نہیں لائے۔ یہ ان کی بدبختی کی انتہا تھی۔

واقعۂ معراج اور ابوبکر صدیق

اس موقع پر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایمان سورج کی طرح جگمگا کر سامنے آیا۔ لوگ بھاگم بھاگ ان کے پاس

باقی صفحہ 15 پر

تحفۂ معراج

تحریر: جناب مولانا لیاقت علی باجوہ

قارئین کرام! نبی کریم ﷺ کے سفر معراج کے موقع پر اللہ ذوالجلال نے امت محمدیہ کے لیے جو تحفہ عنایت فرمایا وہ نماز ہے۔ لہٰذا اس گرانمایہ تحفہ کی قدر کرتے ہوئے ہمیں اس کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے۔

بعض لوگ نفلی نمازیں بڑے زور وشور سے پڑھتے ہیں لیکن فرضی نماز میں بہت زیادہ کوتاہی کرتے ہیں۔ ۲۷ رجب کی رات کو نوافل وعبادت کے لیے ساری رات جاگتے ہیں کہ یہ رات معراج کی رات ہے اور اس رات کو آپ ﷺ معراج کے سفر پر تشریف لے گئے تھے۔ حالانکہ اس کی تاریخ میں اختلاف ہے۔ لوگ ساری رات نفلی عبادت تو کرتے ہیں (جس عبادت کے کرنے کا شریعت میں کوئی حکم نہیں ہے) لیکن فجر کی فرض نماز میں کوتاہی کرتے ہیں۔ سفر معراج کا سب سے اہم تحفہ تو نماز ہی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اسلام کی پانچ بنیادیں ہیں:

① اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔
② نماز قائم کرنا ③ زکوٰۃ ادا کرنا
④ حج کرنا
⑤ رمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری' کتاب الایمان:۸)

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ [بين الرجل وبين الكفر ترك الصلاة] ''بے شک بندے اور کفر کے درمیان فرق کرنے والی چیز ترک نماز ہے۔'' (مسلم: ۸۲' ابوداود' ترمذی' ابن ماجہ)

آج اکثر لوگ سفر معراج کے تحفہ کو بھول جاتے اور اسلام کے بنیادی رکن کے تارک ہو جاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ ہمارے اور منافقین کے درمیان عہد نماز ہے جس نے اس کو چھوڑ دیا گویا اس نے کفر کیا۔ (ترمذی: ۲۶۲۱' نسائی' ابن ماجہ' مسند احمد)

نبی کریم ﷺ نے سیدنا معاذ ؓ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: ''انہیں اس بات کی طرف دعوت دینا کہ وہ گواہی دیں کہ صرف اللہ معبود برحق ہے اور میں اس کا رسول ہوں۔ پس اگر وہ اس بات کو تسلیم کر لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ (بخاری)

آپ ﷺ ہر نئے مسلمان ہونے والے شخص کو سب سے پہلے نماز سکھانے کا اہتمام کرتے۔ (مسند بزار: ۳۳۸)

نماز کی جتنی شدید تاکید ہے ہم لوگ اتنا ہی زیادہ سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

سیدنا ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا کہ میں حکم دوں کہ ایندھن فراہم کیا جائے۔ پھر میں نماز کے لیے اذان کہنے کا حکم دوں پھر ایک شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو جماعت کرائے اور میں ایسے لوگوں کے گھروں میں جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں.........'' (بخاری: ۶۴۴)

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ ''قیامت کے دن بندے کا سب سے پہلے جس عمل کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر نماز درست نکلی تو دوسرے اعمال بھی صحیح ٹھہریں گے' اگر نماز فاسد ٹھہری تو دوسرے اعمال بھی فاسد ٹھہریں گے۔''

ہم اپنے ارد گرد نظر دوڑائیں تو ہمیں ایسے کتنے ہی لوگ نظر آئیں گے جو تحفۂ معراج سے بہت دور ہیں' بعض تو صرف جمعہ پڑھتے ہیں' بعض صرف رمضان المبارک میں ہی نظر آتے ہیں اور بعض عید کی نماز ہی پڑھتے ہیں جبکہ بعض ایسے بھی ہیں جن کی قسمت میں عید کی نماز بھی نہیں ہوتی۔

نبی کریم ﷺ نے غزوۂ خندق کے موقع پر مشرکین کے بارے میں کہا تھا کہ اے اللہ! ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے انہوں نے ہم کو صلوٰۃ وسطیٰ (عصر) نہیں پڑھنے دی (یہ آپ ﷺ نے اس وقت فرمایا) جب سورج غروب ہو چکا تھا اور عصر کی نماز قضا ہو گئی تھی۔'' (بخاری: ۲۹۳۱)

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: [من ترك العصر متعمدا احبط الله عمله] ''جو شخص جان بوجھ کر نماز عصر ترک کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دوسرے اعمال بھی برباد کر دے گا۔'' (مسند احمد: ۲۲۵۳۶)

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ ''قیامت کے دن بندے کا سب سے پہلے جس عمل کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر نماز درست نکلی تو دوسرے اعمال بھی صحیح ٹھہریں گے' اگر نماز فاسد ٹھہری تو دوسرے اعمال بھی فاسد ٹھہریں گے۔'' (صحیح الترغیب للالبانی: ۳۷۳)

سیدنا ابودرداء ؓ فرماتے ہیں کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی کہ ''اللہ کے ساتھ ذرا بھی شرک نہ کرنا اگرچہ تیرے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں یا تجھے جلا دیا جائے اور فرض نماز کو جانتے بوجھتے ترک نہ کرنا۔ جس شخص نے فرض نماز کو جان بوجھ کر ترک کیا اس سے اللہ کا ذمہ بری ہو گیا۔'' (مسند احمد: ۴۰۳۴' طبرانی' ابن ماجہ)

سیدنا سمرہ بن جندب ؓ کی مشہور حدیث جس میں آپ ﷺ کو خواب میں کئی مشاہدات دکھائے گئے ان میں ایک شخص جس کو آپ ﷺ نے دیکھا کہ اس کا سر پتھر سے پھوڑا جا رہا تھا' وہ شخص جو قرآن کو یاد کرتا ہے اور پھر اس کو چھوڑ کر فرض نماز بھی ادا نہیں کرتا اور سو جاتا ہے۔'' (بخاری) سجدہ کے نشان والی جگہ کو جہنم کی آگ بھی نہیں جلائے گی۔ (بخاری: ۸۰۶)

سیدنا ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول ﷺ ترک نماز کے علاوہ کسی دوسرے عمل کے ترک کرنے کو کفر نہیں گردانتے تھے۔ (ترمذی: ۲۶۲۲)

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ ''پہاڑ کی چوٹی پر بکریوں کے اس چرواہے پر اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں جو نماز کے لیے اذان دیتا ہے اور پھر نماز ادا کرتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے یوں فرماتے ہیں: میرے اس بندے کو دیکھو کہ اذان پڑھ کر نماز ادا کر رہا ہے اور مجھ سے ڈر رہا ہے۔ میں نے بھی اپنے بندے کے گناہ معاف کر دیے اور اسے جنت میں داخل کروں گا۔'' (ابوداود: ۱۲۰۳)

قارئین! تحفۂ معراج ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ جنت عطا کر دیتا ہے اور تحفہ نماز کو ادا نہ کرنے سے اللہ تعالیٰ جہنم میں پھینک دیتا ہے۔ فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ جنت چاہیے یا جہنم؟!

تعارف واحوال

امام الحرم المکی الشیخ صالح آل طالب حفظہ اللہ

تحریر: جناب میاں عتیق الرحمن (ریسرچ سکالر)

امام حرم مکی شیخ صالح بن محمد بن ابرہیم آل طالب 23 جنوری 1974 کو پیدا ہوئے۔ شیخ کا تعلق بنو تمیم کے سناھٹ میں آباد قبیلہ طیء سے ہے۔ امام صاحب کا خاندان علماء، حفاظ اور قضاۃ کے خاندان سے مشہور ہے۔ امام موصوف نے کم عمری میں ہی قرآن کریم حفظ کرلیا، ابتدائی اور انٹرمیڈیٹ کی تعلیم سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض سے حاصل کی، قراءت سبعہ عشرہ کی تعلیم بھی حاصل کی۔ شیخ صالح آل طالب حفظہ اللہ کو اپنے فن کے ماہر اساتذہ سے تعلیم حاصل کرنے کا شرف حاصل ہے۔ آپ کے اساتذہ میں ماہر تجوید قراءت شیخ محمود عمر سکر، ماہر تجوید شیخ صابر حسن ابوسلیمان، شیخ عبدالحلیم صابر عبدالرزاق اور شیخ قاری عبدالمالک بومحمد شامل ہیں۔

1414ھ میں شیخ صالح نے ریاض کے شریعہ کالج میں داخلہ لیا اور وہاں سے گریجویشن کی، 1417ھ میں ہائیر انسٹی ٹیوٹ آف جسٹس سے فقہ المقارن میں ایم۔اے کی ڈگری حاصل کی اور پی ایچ ڈی کے لیے برطانیہ گئے۔ سعودی عرب میں بین الاقوامی قانون کے ماہر علماء دین کی کمی کے پیش نظر ولی عہد نے ملک میں تین علماء دین کی برطانیہ سے بین الاقوامی قانون میں پی ایچ ڈی کے لئے خصوصی منظوری دی، ان 3 علماء میں ہی شیخ صالح آل طالب بھی شامل تھے مگر ابھی وہاں گئے ہوئے کچھ عرصہ ہی ہوا تھا کہ آپ کو بطور امام حرم مقرر کر دیا گیا۔ ماہ شعبان کے آخر میں آپ امام مقرر ہوئے اور ماہ رمضان میں حرم کی امامت کا آغاز کیا اور سب سے پہلے نماز عصر کی امامت کروائی۔

شیخ نے علم حدیث وعلم فقہ بھی جید اور ماہر علماء ومشائخ سے حاصل کیا، ان کے اساتذہ میں ان کے والد محترم شیخ محمد بن ابراہیم بن محمد آل طالب، آپ کے دادا، شیخ ابراہیم بن محمد بن ناصر آل طالب، مفتی عام مملکت سعودی عرب شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، شیخ عبداللہ بن عبدالرحمن الغدیان، شیخ عبداللہ بن عبدالرحمن بن جبرین اور مملکت سعودی عرب میں وزیر اسلامی امور شیخ صالح بن عبدالعزیز آل شیخ وغیرہ جیسے قابل قدر مشاہیر علماء شامل ہیں۔

شیخ صالح نے اپنی عملی زندگی کا آغاز سپریم کورٹ سے کیا، تین برس وہاں خدمات انجام دیں۔ اس دوران انہوں نے شیخ عبدالعزیز بن ابراہیم القاسم اور طائف کورٹ کے چیف جسٹس شیخ عبداللہ بن عبدالعزیز الفریان سے قضاۃ کی تربیت حاصل کی۔

شیخ صالح حرم میں امامت کے ساتھ ساتھ ایک متحرک داعی اور مربی ہیں۔ آپ نے سعودی عرب سمیت کئی دیگر ممالک میں دینی اداروں کے قیام کی کوشش کی۔ رابغ شہر میں آپ کی کوششوں کے نتیجے میں جمعیہ تحفیظ القرآن کا آغاز ہوا، یہ ادارہ آج مختلف شعبوں پر مشتمل ہے۔

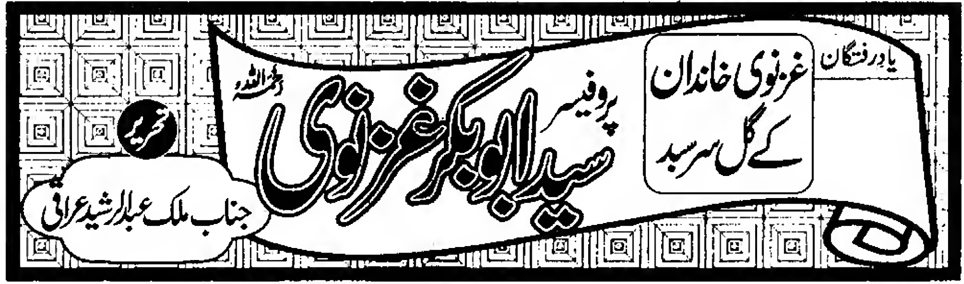
اسی طرح آپ نے ضمانت اور نکاح وغیرہ کے امور میں چیف جسٹس شیخ سعود المعجب سے بھی مہارت حاصل کی۔ 1418ھ میں سعودی عرب کے تربہ علاقے میں قاضی مقرر ہوئے، جہاں آپ نے دو برس تک خدمات انجام دیں، پھر سال 1420ھ میں رابغ کے علاقے میں قاضی مقرر ہوئے اور یہاں آپ نے دو برس چھ ماہ خدمات انجام دیں اور پھر مکہ مکرمہ کی سپریم کورٹ میں قاضی مقرر ہوئے۔

شیخ صالح نے 17 برس کی عمر ہی سے ریاض شہر کے سویدی محلے میں واقع مسجد آل شیخ سے امامت کا آغاز کیا تھا۔ شیخ صالح سعودی عرب کے علاقے رابغ میں جاری جمعیہ تحفیظ القرآن الکریم کے چیئرمین ہیں، اس کی بنیاد شیخ محترم نے سال 1420ھ میں رکھی تھی۔ اسی طرح آپ مکہ مکرمہ کی منشیات کے خاتمے سے متعلق کمیٹی کے سربراہ ہیں۔ آپ وزارت صحت کے زیر نگرانی میڈیکل سوسائٹی کے رکن ہیں۔ اس کے علاوہ شیخ موصوف مملکت سعودی عرب سمیت دنیا بھر کے مختلف خیراتی اور تعلیمی اداروں کے سربراہ اور رکن ہیں۔

شیخ صالح حرم میں امامت کے ساتھ ساتھ ایک متحرک داعی اور مربی ہیں۔ آپ نے سعودی عرب سمیت کئی دیگر ممالک میں دینی اداروں کے قیام کی کوشش کی۔ رابغ شہر میں آپ کی کوششوں کے نتیجے میں جمعیہ تحفیظ القرآن کا آغاز ہوا، یہ ادارہ آج مختلف شعبوں پر مشتمل ہے۔ جہاں جالیات کی تربیت سمیت افتاء وارشاد کے شعبے عالمی سطح پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں، شیخ نے سال 1415ھ میں امریکا کا دعوتی سفر کیا، سال 1422ھ میں ہالینڈ کے شہر لاہائی میں منعقدہ بین الاقوامی عدالت کے زیر نگرانی تجارتی استحکام سے متعلق بین الاقوامی کانفرنس میں شرکت کی۔ مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں عرب لیگ کے زیر سرپرستی منعقدہ الیکٹرانک تجارت سے متعلق منعقدہ کانفرنس میں شرکت کی۔ ان کے علاوہ قانون سے متعلق متعدد کانفرنسوں اور سیمناروں میں شریک ہوئے۔ شیخ نے متعدد اصلاحی اور تربیتی موضوعات پر کتابیں تحریر کیں، جن میں آپ کی ایک کتاب [أثر المسجد الحرام في نشر الثقافة] اور [أحكام حديث العهد بالإسلام"] عربی زبان میں منظر عام پر آئیں، تاہم دوسری کتاب کی طباعت نہیں ہوئی، اس کے علاوہ شیخ نے اجتہاد، تقلید اور نفاق جیسے موضوعات پر کتابیں لکھی ہیں۔

شیخ محترم اپنے پہلے دورہ پر پاکستان تشریف لائے، چنانچہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی دعوت پر 10 اپریل بروز پیر آپ مرکزی جمعیت کے ہیڈ آفس واقع 106 راوی روڈ لاہور تشریف لائے جہاں انہوں نے علماء کنونشن سے خطاب فرمایا اور نماز ظہر کی امامت کروائی۔ قرآن وسنت کے پروانے حرمین شریفین اور ائمہ حرمین سے محبت کا ثبوت فراہم کرتے ہوئے جوق در جوق امڈ آئے، شیخ موصوف کا خطاب سنا ان کی اقتداء میں نماز اور زیارت کا شرف حاصل کیا۔





غزنوی خاندان کے سب بزرگ عالم دین، توحید وسنت کے شیدائی اور اتباع سنت نبوی ﷺ میں ارفع و اعلیٰ تھے۔ اس خاندان کے اولین بزرگ عارف باللہ مولانا سید عبداللہ غزنوی تھے جن کو خالص عقیدۂ توحید کا عزم، پیروی سنت نبوی ﷺ واتباع سلف کے جرم میں افضل خان امیر کابل کے عہد حکومت میں اپنے دیس سے جلا وطن کر دیا گیا اور اس خاندان نے ہندوستان کے صوبہ پنجاب کے شہر امرتسر میں سکونت اختیار کی۔

پروفیسر سید ابوبکر غزنوی کا شجرۂ نسب:

سید ابوبکر غزنوی بن مولانا سید محمد داود غزنوی بن مولانا سید عبدالجبار غزنوی بن سید عبداللہ غزنوی رحمہم اللہ۔

مولانا سید عبداللہ غزنویؒ:

آپ بڑے پایہ کے بزرگ، داعی الی اللہ، توحید وسنت کے مبلغ تھے۔ ان کی ولایت وبزرگی پر اہل نظر معاصرین کا اتفاق ہے۔ مولانا حکیم سید عبدالحی حسنی نے ان کو ان الفاظ کے ساتھ یاد کیا ہے:

''حضرت عبداللہ بن محمد بن محمد شریف الغزنوی شیخ تھے، امام تھے، عالم تھے، زاہد تھے، مجاہد تھے، رضائے الٰہی کے حصول میں کوشاں تھے۔ اللہ کی رضا کے لیے اپنی جان، اپنا گھر بار، اپنا مال، اپنا وطن سب کچھ لٹا دینے والے تھے۔ علمائے سوء کے خلاف ان کے معرکے مشہور ہیں۔'' (نزہۃ الخواطر: ۷/۳۰۶)

مولانا سید عبداللہ غزنویؒ کی ذات بابرکات اہل اسلام کے لیے باعث برکت وسعادت تھی۔ مولانا سید عبداللہ غزنویؒ نے حق وصداقت کی راہ میں جو مصائب وآلام اور تکالیف اٹھائیں ان کا تصور بھی دل پر لرزہ طاری کر دیتا ہے۔ وہ تنہا ایک طرف اور پوری مملکت دوسری طرف تھی لیکن ان کے پائے ثبات واستقلال میں خفیف سی لرزش بھی رونما نہ ہوئی۔ مولانا سید عبداللہ غزنویؒ ۱۲۹۸ھ/۱۸۷۹ء نے امرتسر میں رحلت فرمائی۔

مولانا سید عبدالجبار غزنویؒ:

مولانا سید عبدالجبار غزنویؒ نے ۲۰ برس کی عمر میں علوم متداولہ سے فراغت پائی۔ حدیث کی تحصیل حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلویؒ سے کی۔ فراغت کے بعد اپنے آبائی مدرسہ غزنویہ امرتسر میں تدریس پر مامور ہوئے، علم وعمل میں یکتائے زمانہ تھے۔ صاحب نزہۃ الخواطر لکھتے ہیں کہ

''بہت زیادہ ذہین وفطین تھے، مطالعہ بہت کرتے تھے، فہم وفراست سے انہیں حصہ وافر ملا تھا۔ امرتسر میں قرآن وحدیث کی تدریس میں مصروف رہتے تھے۔ دنیا داری سے کوئی تعلق نہ تھا۔ بہت زیادہ عبادت گزار تھے، مخلوق کو اللہ کی طرف بلانے میں مشغول رہتے اور اللہ کا ذکر بڑی یکسوئی سے کرتے تھے۔'' (نزہۃ الخواطر: ۸/۲۱۸)

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ لکھتے ہیں کہ

''مولانا سید عبدالجبار غزنویؒ اپنے والد نامدار کے قدم بہ قدم تھے۔ وہی توحید واتباع سنت کا جذبہ، وہی ترک وتجرید، وہی زہد وتوکل، وہی قرآن وحدیث کی اشاعت وتبلیغ کا ولولہ ..... ان کی جلالت شان پر اہل زمانہ کا اتفاق ہے۔'' (پرانے چراغ: ۲/۲۷۶)

مولوی ابویحییٰ امام خاں نوشہروی کہتے ہیں کہ

''مولوی عبدالجبار صاحب حدیث وتفسیر میں بے بدل تھے۔ ظاہری وباطنی زہد وتقویٰ کی وجہ سے (خود نہیں) دوسروں نے آپ کو ''امام صاحب'' کے لقب سے خطاب کیا اور بجا طور پر۔'' (ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات: ص۱۷۴)

حضرت الامام مولانا سید عبدالجبار غزنویؒ نے ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ جمعۃ المبارک کے روز امرتسر میں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! (نزہۃ الخواطر: ۸/۲۱۹)

مولانا سید محمد داود غزنویؒ:

مولانا سید محمد داود غزنوی ؒ کی دینی، علمی اور سیاسی خدمات کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ آپ ایک جید عالم دین، بلند پایہ خطیب، مقرر، مبلغ اور واعظ تھے۔ خطابت میں ان کا مرتبہ ومقام بہت بلند تھا۔ آپ کے صاحبزادہ گرامی پروفیسر سید ابوبکر غزنویؒ فرماتے ہیں کہ

''جب وہ انگریز کے خلاف تقریر کرتے تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ وہ آگ برسا رہے ہیں اور ان کے لفظوں پر شعلوں کا گمان ہوتا تھا۔ علم وفضل کے اعتبار سے مولانا سید محمد داود غزنوی جامع الکمالات والصفات تھے۔'' مولانا غلام رسول مہر لکھتے ہیں کہ

''مولانا سید داود غزنویؒ نے اسلامی زندگی کے جس مقدس ماحول میں تربیت پائی تھی وہ آج ناپید ہے۔ ان کا علم وفضل، ان کا فہم وذکا، ان کی متانت وثقاہت، ان کا تدبر، ان کی فقاہت، تحریر وتقریر میں یکساں شان دلآویزی، ہر معاملے میں دین کو مقدم رکھنا اور ہر دینی فرض کو انتہائی اخلاص سے انجام دینا یہ اور ایسے دوسرے محاسن وفضائل آج ایک شخصیت میں کیونکر جمع ہو سکتے ہیں۔ کہاں جمع ہوئے ہیں تربیت کی کونسی آغوش ہے جس میں یہ اوصاف فروغ پاتے اور پروان چڑھتے ہیں؟ وہ ایک فرد نہیں بلکہ ایک مجلس، ایک انجمن اور ایک جماعت تھے۔ (سیدی وابی ص:۳۲)

آغا شورش کاشمیری لکھتے ہیں کہ

''نام تو اس صوبہ میں ان کا اس وقت بھی گونج رہا تھا جب اس پود کے نوجوان بساط ہستی پر بھی نہیں تھے۔ کوئی ۴۵ برس پبلک لائف میں بسر کیے کئی حقیقتوں کے جامع تھے۔ جماعت اہل حدیث مغربی پاکستان کے امیر تو تھے ہی لیکن بہت سے گوشے ایسے تھے جہاں ان کا احترام یکساں جذبے کے ساتھ موجود تھا۔ قرآن کے معانی ومطالب سے کما حقہ آگاہ تھے۔ جتنی تفسیریں بھی کلام اللہ کی لکھی جا چکی ہیں ان کے مندرجات سے نہ صرف بخوبی واقف تھے بلکہ ان کے معنوی اختلاف پر بھی تنقیدی نظر رکھتے تھے۔ اس طرح انہیں حدیث وفقہ میں بھی کمال حاصل تھا۔ اس

ضمن میں ان کی تشریحات وتعبیرات کو بھی درجہ اسناد حاصل رہا۔ مرتے دم تک دین کو اپنا ظاہر وباطن بنائے رکھا۔ غرض یہی ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ اسی کے لیے پیدا ہوئے' جوان ہوئے' بوڑھے ہو گئے حتی کہ اپنے معبود حقیقی سے جا ملے۔ اصلا وہ اس وہابی تحریک کی گمشدہ تصویروں میں سے ایک تصویر تھے جنہیں انگریزوں نے دار پر کھینچا اور جس کی بدولت برصغیر میں ولولہ حریت پیدا ہوا۔ معنا شاہ اسماعیل شہید کی جانثار فوج کے ایک سپاہی تھے۔ (سیدی وابی ص:۶۴)

مولانا ظفر علی خاںؒ نے مولانا غزنویؒ کی سیاسی خدمات کا اعتراف ان کی زندگی میں درج ذیل اشعار میں کیا ہے ؎

قائم ہے ان سے ملت بیضا کی آبرو
اسلام کا وقار ہیں ...... داؤد غزنوی
رجعت پسند ان کو دیکھ کر کہنے لگے
آیا ہے سومنات میں محمود غزنوی

مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ جنہیں مولانا غزنویؒ کی مصاحبت میں کافی عرصہ گذارنے کا موقع ملا' مولانا کے عادات وخصائل کے بارے میں اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ

''مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ کے دل میں ائمہ کرام کا انتہائی احترام تھا' حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا اسم گرامی بے حد عزت سے لیتے۔ ان کی ایک اور خصوصیت یہ تھی کہ علمائے کرام کی بڑی تکریم کرتے اور ان کا نام ادب واحترام سے لیتے۔ مولانا غزنوی کی عظیم خصوصیت یہ تھی کہ ان کا ظرف بہت وسیع تھا' انتہائی وسعت قلب کے مالک تھے۔ ایک خاص مسلک کے پابند ہونے کے باوجود تعصبات سے ان کا دل بالکل صاف تھا۔'' (سیدی وابی)

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ لکھتے ہیں کہ

''تقسیم کے بعد ایک مرتبہ میں لاہور حاضر ہوا تو ہمارے فاضل دوست مولانا عطاء اللہ حنیف صاحب اور ان کے رفقاء نے از راہ محبت دارالدعوۃ السلفیہ میں میرے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی اور اپنی جماعت کے ممتاز لوگوں اور فضلاء ندوہ کو مدعو کیا۔ میں حاضر ہوا تو میری حیرت وندامت کی انتہا نہ رہی کہ مجھے وہاں ایک سپاس نامہ پیش کیا گیا اور مولانا داود غزنوی نے جو میرے اساتذہ اور بزرگوں کی صف میں تھے اسے خود پڑھا' یہ ان کی کسر نفسی اور تواضع کی انتہا تھی۔'' (پرانے چراغ:۲/۲۷۹)

مولانا سید محمد داود غزنوی نے ۱۶ دسمبر ۱۹۶۳ء بروز اتوار لاہور میں رحلت فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! ۱۷ دسمبر ۱۹۶۳ء کو دس بجے یونیورسٹی گراؤنڈ میں نماز جنازہ شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی نے پڑھائی اور قبرستان میانی صاحب میں دفن ہوئے۔ اللھم اغفر له وارحمه!

پروفیسر سید ابوبکر غزنویؒ:

پروفیسر سید ابوبکر غزنوی' مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ کے دوسرے صاحبزادے تھے۔ آپ ۱۹۲۷ء میں امرتسر میں پیدا ہوئے' دینی تعلیم کا آغاز اپنے والد محترم مولانا سید محمد داؤد غزنوی سے کیا' اس کے بعد جن اساتذہ کرام سے مختلف علوم اسلامیہ میں استفادہ کیا ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

مولانا شریف اللہ خاں سواتی' مولانا محمد عبدہ الفلاح' مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہم اللہ اجمعین!

عصری تعلیم:

ایم اے اسلامیات' ایم اے عربی' ایل ایل بی فراغت کے بعد اسلامیہ کالج لاہور میں بحیثیت پروفیسر اسلامیات تقرر ہوا۔ بعد میں انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں تبادلہ ہو گیا۔ وہاں کچھ مدت تدریسی خدمات انجام دینے کے بعد اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے وائس چانسلر بنا دیئے گئے۔

پروفیسر سید ابوبکر غزنوی قدرت کی طرف سے بڑے اچھے دل ودماغ کے ساتھ پیدا ہوئے تھے۔ روشن فکر اور سلجھا ہوا دماغ پایا تھا۔ حافظہ قوی تھا' ٹھوس اور قیمتی مطالعہ ان کا سرمایہ علم تھا۔ تمام علوم اسلامیہ پر گہری نظر تھی۔ تفسیر' حدیث' فقہ اور تاریخ پر گہری نظر تھی۔ ادب عربی کا ستھرا اور عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ خطابت میں بہت اعلیٰ وارفع تھے' ان کی تقریر سامعین کے دل موہ لیتی تھی۔ تحریر میں بھی برجستگی اور سلاست پائی جاتی تھی۔

مولانا سید داود غزنوی کے انتقال کے بعد اپنے آبائی مدرسہ ''تقویۃ الاسلام'' کے مہتمم مقرر ہوئے اور درس وتدریس کی مسند سنبھالی۔ خود لکھتے ہیں کہ

''والد صاحب علیہ الرحمہ کا انتقال ۱۶ دسمبر ۱۹۶۳ء کو ہوا اور اس کے بعد دارالعلوم کی ذمہ داری اس بندۂ عاجز کو سونپی گئی۔ راقم الحروف اپنی بے بضاعتی اور کم مائیگی کی وجہ سے سید عبداللہ غزنوی' اور امام عبدالجبار غزنوی کی مسند پر بیٹھنے کا اپنے آپ کو کسی طرح بھی اہل نہیں سمجھتا۔ لیکن اس بات کے پیش نظر کہ بزرگوں نے کتاب وسنت کا جو فیض جاری کیا ہے اور مدتوں سے جاری ہے کہیں بند نہ ہو جائے' اس ذمہ داری کو قبول کیا۔'' (سیدی وابی: ص ۴۵۶)

پروفیسر سید ابوبکر غزنوی مصنف بھی تھے' مختلف موضوعات پر چھوٹی بڑی (۱۳) کتابیں لکھیں' ان کی مشہور کتاب ''سیدی وابی'' ہے۔ جو اپنے والد محترم مولانا سید داود غزنوی رحمہم اللہ کے حالات وخدمات سے متعلق ہے۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مرحوم پروفیسر سید ابوبکر غزنوی کے بارے میں اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ

''لاہور میں قیام کے زمانہ میں مولانا سید داود غزنوی کے صاحبزادے مولانا سید ابوبکر غزنوی سے تعارف ہوا' وہ اس وقت غالبا اسلامیہ کالج لاہور میں عربی کے پروفیسر تھے۔ معلوم ہوا کہ ان کو عربی ادب کا بڑا ذوق ہے' خاندانی اثرات اس میں آئے ہیں' طبیعت میں بڑی نرمی' دین کا ذوق اور مردان خدا کی تلاش اور اصلاح حال اور ترقی باطن کی فکر رہتی ہے۔'' (پرانے چراغ:۲/۲۷۹)

پروفیسر سید ابوبکر غزنوی ۱۹۷۶ء میں رباط میں جامعات اسلامیہ (اسلامک یونیورسٹیز) کے اجلاس میں شرکت کے لیے تشریف لے گئے تو پہلے لندن جانا تھا۔ چنانچہ پروفیسر صاحب پہلے لندن پہنچے وہاں ان کا قیام چار پانچ روز رہا۔ پانچویں دن سڑک عبور کرتے ہوئے کار کے ایک حادثہ سے دوچار ہوئے اور اس سے جانبر نہ ہو کر وہیں جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

﴿وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ﴾ (لقمان:۳۴)
''اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔''

یہ حادثہ فاجعہ ۱۶ اپریل ۱۹۷۶ء کو پیش آیا۔ چار دن بعد ۲۰ اپریل کو نعش لاہور پہنچی اور میانی صاحب کے قبرستان میں اپنے والد مولانا سید محمد داود غزنوی رحمہ اللہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔ اللھم اغفر له وارحمه!



منزل کی تمنا ہے تو کر جہدِ مسلسل ...... خیرات میں جُبّہ و دستار نہیں ملتے

سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ سرگودھا میں

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ملک بھر میں شہری، تحصیلی اور ضلعی جماعتوں سے رابطہ باضابطہ اور جہد مسلسل کا عمل جاری رکھے ہوئے ہے۔ اسی سلسلہ میں ۲۸ مارچ بروز منگل مولانا محمد نعیم بٹ، سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ، حافظ محمد یونس آزاد نائب ناظم مرکزیہ ضلع سرگودھا تشریف لائے جبکہ قائد پنجاب الحاج میاں محمود عباس قریبی عزیز کی فوتگی کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ وفد کے پل ۱۱۱ پہنچنے پر ضلعی جماعت نے مولانا حافظ سرفراز احمد امیر ضلع سرگودھا اور مولانا حافظ عبدالغفور ناظم ضلع سرگودھا کی قیادت میں مہمانان گرامی کا تنظیمی، جماعتی جھنڈوں، استقبالیہ کتبوں اور خوش آمدیدی نعروں سے بھرپور استقبال کیا۔ نوجوان اور بزرگ مسلکی رشتہ کی بدولت انتہائی خوش وخرم نظر آ رہے تھے۔ اجلاس بعد نماز ظہر طے تھا۔ مرکزی وفد قبل از ظہر پہنچا اور وقت ہونے پر نماز باجماعت کے فوراً بعد اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا۔ امیر ضلع نے مہمانوں اور ضلع بھر سے تشریف لانے والے احباب کا شکریہ ادا کیا اور اجلاس کی غرض وغایت بیان فرمائی۔ باہمی تعارف کے بعد ناظم ضلع حافظ عبدالغفور نے سالانہ کارکردگی رپورٹ پڑھ کر سنائی جو کہ تحریری صورت میں بھی قائدین مرکزیہ کو پیش کی گئی۔ حافظ سرفراز احمد امیر ضلع نے مولانا محمد نعیم بٹ سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ کو گفتگو کی دعوت دی۔ حمد وثناء کے بعد انہوں نے ورکنگ ڈے اور پھر انتہائی مصروف ٹائم میں ضلعی جماعت کی خاصی دلچسپی لینے اور اجلاس کو کامیاب بنانے پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ زندہ جماعتوں کا یہی اسلوب ہوتا ہے کہ اپنی ذاتی مصروفیات ترک کر کے جماعتی امور کو ترجیح دی جائے جس کا آپ نے حق ادا کیا ہے۔ اس کے لیے انہوں نے سالانہ کارکردگی رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے بھرپور اطمینان کا اظہار کیا اور تحسین بھی کی کہ آپ ہر فیلڈ میں محنت ومشقت کر رہے ہیں۔ سہ ماہی اجلاس کی باقاعدگی، تبلیغی پروگراموں کی بھرمار، تصنیفی کام، شعبہ خدمت خلق، افطار پروگرام، مرکزی پروگراموں میں تسلی بخش شرکت، جماعتی پالیسی پر سختی سے عمل، کئی نئی مساجد ومدارس کی تعمیر، مرکز سے رابطہ وتعاون وغیرہ نہایت احسن اقدام ہیں۔ سینئر نائب ناظم اعلیٰ نے اپنی دلی کیفیت کا اظہار کرتے ہوئے بہت دعائیں دیں اور امید کا اظہار کیا کہ آئندہ اس سے بھی زیادہ مسلکی وجماعتی وابستگی کا ثبوت دیں گے۔ جس پر امیر ضلع حافظ سرفراز احمد نے مکمل یقین دہانی کرواتے ہوئے فرمایا کہ نہ کبھی پہلے ہم نے مرکز گریز کام کیا ہے اور نہ آئندہ کریں گے۔ اس موقعہ پر ناظم ضلع حافظ عبدالغفور نے اپنی تازہ ترین تصنیف مفتاح القرآن اپنے دست مبارک سے مہمانان خصوصی مولانا محمد نعیم بٹ اور حافظ محمد یونس آزاد کی خدمت میں پیش کی۔ جس پر انہوں نے شکریہ ادا کیا اور شرف قبولیت کی دعا کی۔ اس کے بعد ہاؤس کے اصرار پر امیر ضلع نے حضرت حافظ محمد یونس آزاد سے اپنے مخصوص انداز میں خطاب کا مطالبہ کیا جو کہ انہوں نے منظور کر لیا اور تقریباً ۴۰ منٹ تک ترنم کے ساتھ کمال وعظ کیا۔ پورا ہاؤس مسرور اور مستفید ہو رہا تھا اور ساتھ ساتھ سبحان اللہ، ماشاء اللہ کہہ کر داد دے رہا تھا۔ انہوں نے اللہ کی خوشنودی کا واحد راستہ اتباع رسالت قرار دیا اور اس موقف پر قرآن مجید کی کئی آیات پورے سوز سے پڑھیں۔ احادیث مبارکہ بھی فٹ کرتے جاتے جس سے ہاؤس میں عجیب سماں بندھ گیا۔ پھر انہوں نے پنجابی اشعار کی بھی موسلا دھار بارش کی۔ ہر بات سے مسلک حق اہل حدیث کی حقانیت وصداقت اجاگر ہو رہی تھی۔ شرکائے اجلاس جذباتی ہو کر نعرہ بازی کرنے لگے جس پر حافظ آزاد نے بھی جذباتی انداز میں فرمایا کہ میں نے تمہیں اللہ کی رضا کے لیے خوش کیا اور مجھے تم اللہ کی رضا کے لیے خوش کرو تا کہ ہم سب پر اللہ راضی ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب کا جماعتی تنظیمی مرکز ۱۰۶ راوی روڈ ہے، ہمارا امیر پروفیسر ساجد میر ہے اور ہمارا ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ہے۔ ہمارا مطالبہ قرآن وسنت کا نفاذ ہے۔ ہمارا اصول اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ہے۔ ہمارا روحانی مرکز مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ہے۔ ہمارا رہنا سہنا، باہمی الفت ومحبت ہے۔ ہمارا کام باہمی ادب واحترام ہے۔ ہماری جماعت مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ہے، اس کی ذیلی تنظیمات اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان، اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن اور جمعیۃ اساتذہ ہے۔ آخر میں محترم عرفان اللہ ثنائی امیر سٹی سرگودھا نے مختصر مگر جامع صدارتی خطبہ ارشاد فرمایا جس میں تنظیمی جماعتی مسلکی لگن نمایاں تھی۔ انہوں نے پوری یگانگت، مکمل یکجہتی اور اتفاق واتحاد سے مل جل کر کام کرنے کی تلقین کی۔ امیر سٹی سرگودھا کی قیادت میں سرگودھا سے تشریف لانیوالے محترم میاں طاہر، محترم محمد طارق بھٹی، محترم خواجہ محمد خالد ودیگر احباب شامل تھے۔ جبکہ ضلع سرگودھا سے دیگر شرکاء ناظم مالیات چوہدری عبدالخالق سلانوالی، حامد اللہ کمیر پوری، قاری محمد یٰسین راشد امیر کوٹ مومن، محترم محمد حسین پرنس خازن تحصیل ساہیوال، محترم عطاء محمد جنجوعہ تحصیل شاہپور، مولانا کاشف علی جنرل سیکرٹری اے وائی ایف ضلع سرگودھا، مولانا مظہر الاسلام ناظم تبلیغ اے وائی ایف پنجاب، حافظ سیف اللہ کمیر پوری صدر اے وائی ایف پنجاب کے نام نمایاں ہیں۔ اجلاس کا اختتام سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ مولانا محمد نعیم بٹ کی دعائے خیر سے ہوا، بعد ازاں پر تکلف دعوت کا اہتمام تھا۔ پھر میز بانوں نے مہمانوں کو اگلے اجلاس ضلع خوشاب کے لیے ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ ●

استحکام پاکستان کانفرنس

⦿ ۱۹ مارچ بروز اتوار بعد نماز ظہر جامعہ حرمین میں زیر اہتمام مرکزی جمعیۃ اہل حدیث تحصیل ظفروال زیر امارت حافظ عبدالغفار ریحان امیر تحصیل اور زیر نظامت حافظ منظور احمد ناظم تحصیل چھٹی سالانہ استحکام پاکستان کانفرنس منعقد ہوئی جس میں قاری عبدالرحیم کلیم، مولانا محمد نعیم بٹ، حافظ عبدالغفار نقیب، حافظ فیصل افضل شیخ اور مولانا محمد ابراہیم محمدی نے شاندار خطابات فرمائے۔ تلاوت قرآن کی سعادت قاری عبدالرقیب اور نظم زبیر حسین اور حذیفہ شہباز کے حصے میں آئی۔ جبکہ یوتھ فورس کا ترانہ طارق محمود سلفی نے پڑھ کر حاضرین کو گرمایا۔ نقابت کے فرائض مولانا عبدالستار راشد اور حافظ یوسف مجاہد نے انجام دیے۔ حاضری اور انتظامات کے اعتبار سے کانفرنس اپنی مثال آپ تھی۔

منجانب: اسداللہ گل ناظم رابطہ تحصیل ظفروال

ماہانہ درس قرآن

⦿ مؤرخہ ۲۲ اپریل بروز اتوار بعد نماز عشاء بمقام مرکزی جامع مسجد اہل حدیث (المعروف مولانا عبدالرشید حنیف والی) محلہ سمن آباد جھنگ صدر میں ۵ ویں ماہانہ درس قرآن کا انعقاد ہو گا۔ جس میں مولانا قاری محمد الیاس مدنی صاحب درس قرآن مجید ارشاد فرمائیں گے۔ خواتین کے لیے پردے کا اہتمام ہوگا۔

منجانب: حافظ عبدالباسط جنجوعہ، خطیب مسجد ہذا

قافلہ زیر سرپرستی حکیم عبدالرشید اصغر اللہ دا لے

⦿ حکیم عبدالرشید اصغر (اللہ دا لے) حافظ سلیم عابد، حافظ سیف اللہ، ماسٹر سیف اللہ، محمد ابراہیم نمبردار، عتیق اللہ، ماسٹر محمد سرور، ماسٹر محمد صادق، برادر حافظ محمد صابر، ارشد نظامی، یہ سب افراد امیر ضلع کے ساتھ امام کعبہ کے استقبال کے لیے مرکز اہل حدیث آئے۔ باقی چاروں تحصیلوں سے اجتماعی طور پر ۱۰۰ سے زیادہ افراد بھی حاضر ہوئے۔ پرانے احباب دوستوں سے ملاقات کی۔

اخبار الجماعۃ

اسلامی نظام کے نفاذ کو یقینی بنانا ہوگا

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث ملتان کے ضلعی ناظم علامہ عنایت اللہ رحمانی نے کہا ہے کہ نظریہ پاکستان ہی بقاء پاکستان ہے۔ قرار داد پاکستان کے مقاصد کے مطابق ملک کی تقدیر بدلنے کے لیے اسلامی نظام کے نفاذ کو یقینی بنانا ہوگا۔ قوم ملکی استحکام کے لیے برسر پیکار افواج پاکستان کے شانہ بشانہ چلنے کے عزم کا آج کے دن اعادہ کرتی ہے اور ہم افواج پاکستان کی لازوال جدوجہد کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مرکزی جمعیت واہل حدیث یوتھ فورس کے زیراہتمام یوم قرار داد پاکستان کے سلسلہ میں مرکز ابن قاسم بوسن روڈ میں منعقدہ سالانہ استحکام پاکستان سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کیا' اس موقع پر حافظ عبدالحمید عابد' قاری عطاء اللہ عزیز' قاری ہدایت اللہ رحمانی' عبدالحی اثری نے کہا کہ ہمیں قرار داد پاکستان کی روشنی میں مملکت خداداد پاکستان کو پروان چڑھانے کے لیے انفرادی واجتماعی طور پر علامہ اقبال کا شاہین بننا ہوگا۔ ہم نے نسل نو کو بھی ملی' فکری نظریات سے آراستہ کرنا اور ملک کو ترقی کی طرف گامزن کرنا ہے۔ اس موقع پر حافظ صدیق حامد' قاری نزاکت' عمر چنگوانی' مولانا عزیز' حافظ طاہر محمود' محمد عبداللہ ودیگر نے بھی خطاب کیا۔

کابینہ جمعیۃ اساتذہ تحصیل تاندلیانوالہ

⊙ صدر: جناب ابوالحسن فرید احمد طاہر ☆ نائب صدر: جناب عبیداللہ ☆ جنرل سیکرٹری: جناب ملک اظہر ولایت ☆ ڈپٹی جنرل سیکرٹری: جناب ذوالفقار طور ☆ ناظم مالیات: جناب ریاض احمد غفاری ☆ ناظم نصابی امور: جناب احسان اللہ عابد ☆ ناظم طبع وتالیف: جناب حافظ عبداللہ حسان ☆ ناظم شعبہ تربیت: جناب حافظ مقبول احمد طور ☆ پریس سیکرٹری: جناب طارق محمود ☆ ناظم شعبہ نشرواشاعت: جناب سید عبیداللہ شاہ

منجانب: محمد طارق جاوید ناظم دفتر جمعیۃ اساتذہ پاکستان

ضرورت رشتہ

⊙ مغل فیملی عالم دین گھرانہ کا لڑکا ڈپلومہ سول انجینئرنگ عمر ۲۸ سال برسر روزگار کے لیے کنواری لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ ترجیح سرگودھا ڈویژن' ذات پات کی کوئی قید نہیں۔ صرف سنجیدہ لوگ رابطہ کریں۔

حافظ عبدالغفور ناظم ضلع سرگودھا: 0301-6719756

استحکام پاکستان کیلئے نسل نو کی تربیت ضروری

⊙ وطن عزیز کے استحکام اور دفاع کے لیے نوجوانوں کو میدان عمل میں آنا چاہیے۔ وہ قومیں اپنے مقاصد کے حصول میں کامیاب ہوجایا کرتی ہیں جو اپنی نسل نو کی روحانی تربیت کرتی ہیں۔ آج شدت کے ساتھ اس ضرورت کو محسوس کیا جارہا ہے کہ ہمارے نوجوان اپنی صلاحیتوں، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا مثبت اور مفید استعمال کریں۔ انارکی اور بے حیائی کسی بھی معاشرے کی تباہی کا سبب ہوا کرتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد کے زیر اہتمام یوتھ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کیا۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے نائب ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرشید حجازی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کسی بھی قوم کی ترقی کا انحصار اس کی نوجوان نسل سے وابستہ ہوتا ہے۔ جس قوم کی نوجوان نسل راہ راست پر آجائے اور مستقبل کی فکر مند ہوجائے ایسی قومیں ہمیشہ زندہ رہنے کا حق رکھتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اہلحدیث یوتھ فورس ایسی نوجوان قوت ہے جو سرور کونین ﷺ کی محبت اور عقیدت میں سرشار ہوکر دین حقہ کی اشاعت، وطن عزیز کی سلامتی، بزرگوں کا احترام، علماء کی توقیر، مساجد ومدارس کے تحفظ کی ضامن ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت دنیا کے جو حالات بالعموم اور وطن عزیز جن حالات سے دوچار ہے بالخصوص دینی قوتوں اپنی نوجوان قوت کو وطن اور ایمان کی سلامتی کا مسلسل پیغام دینا چاہیے۔ خصوصاً آج کل جب سوشل میڈیا پر حضور ﷺ کی توہین کا جو سلسلہ شروع ہے اس پر اکثریت کی خاموشی معنی خیز اور جسٹس شوکت عزیز صدیقی کا بیان جو محبت رسول ﷺ کا مظہر ہے وہ دینی قوتوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ ہم اس موقع پر مطالبہ کرتے ہیں کہ سوشل میڈیا پر بدترین حرکت کرنے والوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد حافظ مقصود احمد نے کہا کہ نوجوانوں کو ہر کام میں اللہ کی رضا کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ سب سے عظیم وہ لوگ ہیں جو ملک اور معاشرے کی اصلاح میں اپنا موثر اور بھرپور کردار ادا کرتے ہیں۔ نوجوانوں کو اللہ نے ہمت، حوصلہ، عزم اور جذبہ عطا فرمایا ہے کہ وہ معاشرے کی اصلاح میں سب سے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ نوجوانوں کو اپنی فکری اصلاح کی ضرورت ہے کہ اس فتنے کے دور میں وہ کتاب وسنت کی روشنی میں اپنے لائحہ عمل کا فیصلہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ہمارے ملک میں بے شمار تنظیمیں معرض وجود میں آچکی ہیں۔ ان تنظیموں سے متاثر ہوکر بغیر تحقیق کے کسی میں شمولیت اختیار کرنا صحیح نہیں بلکہ ہر مقام پر علماء سے راہنمائی لینا ضروری ہے۔ کیونکہ علمائے امت ہی قوم کے مصلح اور خیر خواہ ہیں۔ سینئر نائب امیر سید طیب الرحمٰن زیدی نے اپنے خطاب کے دوران اس بات پر زور دیا کہ نوجوانوں کو اپنے عقیدے کی اصلاح کرنی چاہیے۔ کیونکہ عقیدے کے بغیر عمل نہیں ہوسکتا۔ نائب امیر ڈاکٹر محمد انور نے کہا کہ نوجوان ہی کسی قوم کا سرمایہ ہوتے ہیں اور یہ نوجوان پاکستان کا مستقبل ہیں۔ جس قدر ان کو دین اسلام اور نظریہ پاکستان کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرنے کی کوشش ہوگی اتنا ہی پاکستان مستحکم ہوگا اور اتنا ہی مستقبل میں امت مسلمہ کا اتحاد زیادہ پائیدار ہوگا۔ یہی وہ نوجوان ہیں اگر یہ اپنے بزرگوں سے اسلاف کے نقشے قدم پر چلتے ہوئے تربیت حاصل کرتے ہیں تو یہ حرم کے پاسبان، حرمت رسول کے محافظ اور پاکستان کی نظریاتی اور زمینی سرحدوں کے پاسبان ہیں۔ یوتھ فورس اسلام آباد کے صدر محمد عباس چوہدری نے کہا کہ میں اپنے کارکنوں کو یہ ہدایت دیتا ہوں کہ وہ قرآن وحدیث کی عالمگیر دعوت کو لے کر معاشرے میں پھیل جائیں اور گلی محلوں میں اس دعوت کو اسوۂ رسول ﷺ کو سامنے رکھتے ہوئے پہنچائیں۔ دیگر شرکاء میں چوہدری محمد یوسف سلفی، مولانا عبدالرؤف، چوہدری محبوب احمد، حافظ عابد رشید، حافظ محمد الیاس چوہدری، ڈاکٹر محمد رفیق بھٹی اور ایم این اے سلفی شامل تھے۔

حج کوٹہ بحال کیا جائے

⊙ پرائیویٹ حج آرگنائزرز کی نمائندہ تنظیم (ہوپ) کے راہنما حافظ شفیق کاشف نے کہا ہے کہ ہوپ کی طرف سے حج کوٹہ کی غیر منصفانہ تقسیم کے خلاف سندھ ہائی کورٹ میں وزارت مذہبی امور کے اس فیصلہ کے خلاف مقدمہ دائر کیا گیا تھ جس میں سرکاری اور نجی حج کوٹہ کا تناسب 50% سے تبدیل کر کے سرکاری کو 60 فیصد اور نجی شعبے کو 40 فی صد کردیا تھا اور وزارت مذہبی امور نے اپنے اس فیصلے کا لیٹر سعودی وزیر حج وعمرہ ڈاکٹر محمد صالح بن طاہر کو بھی لکھ دیا تھا۔ 2014 کے سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق حج پالیسی ایک کمیٹی بنائے گی جس میں وزارت مذہبی امور، کمپٹیشن کمیشن آف پاکستان، وزارت خارجہ، وزارت قانون و انصاف، پارلیمانی امور کے نمائندہ کے ساتھ ساتھ اٹارنی جنرل کا نمائندہ بھی شامل ہوگا، جبکہ 2016 میں سپریم کورٹ نے

فیصلہ سنایا تھا کہ وزارت مذہبی امور حج پالیسی بنانے اور اُمورِ حج سے متعلقہ قانونی تقاضوں کو پورا نہیں کر سکی لہٰذا نجی سیکٹر کے کوٹہ میں کمی کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ اس فیصلہ کو تمام فریقین نے من وعن تسلیم بھی کیا تھا، وزارت مذہبی امور کی جانب سے نجی سیکٹر کے کوٹہ میں کمی کرنا سپریم کورٹ کی توہین اور اُس کے اس فیصلہ کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ ان تمام چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے سندھ ہائی کورٹ نے حکومت کی طرف سے حج کوٹہ کے نئے تناسب کو غیر آئینی قرار دے کر اس پر حکم امتناعی جاری کر دیا ہے لہٰذا عدالت کے اس فیصلہ پر عمل درآمد کرتے ہوئے 2013 والا کوٹہ بحال کیا جائے کیونکہ یہ فیصلہ ماضی کے لیے نہیں بلکہ 2017 کے کوٹہ سے متعلقہ ہی کیا گیا تھا۔

قاری ثناء اللہ شاہد قصوری کو صدمہ!

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل رحیم یار خاں کے ناظم اور مرکز منہاج الاسلام اہل حدیث رحیم یار خاں کے رئیس وخطیب مولانا قاری ثناء اللہ شاہد قصوری کے بڑے بھائی کے برادر نسبتی اپنی اہلیہ اور تین بچوں سمیت رحیم یار خاں میں ٹریفک حادثہ میں جاں بحق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! یقیناً یہ بہت اندوہناک حادثہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ عطاء فرمائے اور محترم قاری صاحب اور جملہ متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ ادارہ محترم قاری صاحب اور سوگوار خاندان کے اس صدمہ میں برابر کا شریک ہے۔ (ادارہ)

رابطہ: 0312-9679796

حکیم عبدالرشید اصغر اللہ والے کا عملی قدم

⊙ الحمد للہ عبداللہ ویلفیئر فاؤنڈیشن کے تحت ایک بچی کی شادی خانہ آبادی کی تقریب ہوئی۔ بچی کا گھریلو ضروریات زندگی کا سامان دیا گیا' امیر ضلع کی سرپرستی میں ارشد نظامی نے تمام بندوبست کیا۔ نکاح خواں جناب عبداللہ سلیم تھے انہوں نے دولہا' دلہن کے والدین کو ازدواجی زندگی اور اتحاد و اتفاق کا درس دیا۔ بعد ازاں دعا ہوئی۔ ان شاء اللہ رمضان المبارک سے پہلے ایک اور غریب یتیم بچی کا نکاح ہوگا۔ علاوہ ازیں ۱۲۵/۲۰ افراد کو اہل خانہ کے لیے رمضان پیکج تقسیم کیا جائے گا۔

اتحاد و اتفاق کی فضاء میں کامیابی ہے

⊙ بدوملہی (نامہ نگار) جو لوگ اتحاد و اتفاق کی فضاء برقرار رکھتے ہیں وہ کامیاب و کامران ہو جاتے ہیں اور جو لوگ اتحاد و اتفاق چھوڑ دیتے ہیں رسوائی ان کا مقدر بن جاتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار اہل حدیث یوتھ فورس ضلع گوجرانوالہ کے صدر حافظ محمد ابراہیم محمدی نے جامع مسجد عبداللہ اہل حدیث چندر کے میں مرکزی جمعیت واہل حدیث یوتھ فورس چندر کے کے زیر اہتمام استحکام پاکستان وسیرت نبی مکرم کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی جمعیت واہل حدیث یوتھ فورس اعلائے کلمۃ اللہ اور نفاذ اسلام پر یقین رکھتی ہیں۔ ملک میں جاری دہشت گردی اور بدامنی سے نجات کا واحد حل کتاب وسنت کا نفاذ ہے۔ اس موقع پر مولانا عبدالمنان راسخ نے کہا کہ جو بھی کام کریں اس میں جب تک اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کریں گے اس کام میں برکت بھی نہیں ہوگی۔ جبکہ ہمیں ہر حال میں اللہ رب العزت کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے۔ ان کے علاوہ کانفرنس سے ASF تحصیل ظفروال کے صدر احسان الٰہی ظہیر کاہلوں نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس کی میزبانی کے فرائض احسان اللہ سندھو نے ادا کیے۔ جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض قاری محمد شفیق الرحمٰن ربانی نے ادا کیے۔ کانفرنس میں امیر بدوملہی محمد یونس بٹ، چودھری بشیر احمد بشر ملہی، چودھری سعید احمد، شہباز احمد بھٹی، حسن فاروق سندھو، چودھری محمد منور کاہلوں کے علاوہ دیگر احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

مجلس شوریٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث سندھ کا اجلاس

⊙ 2 اپریل 2017 بروز اتوار صبح 11 بجے مرکزی جمعیت اہلحدیث سندھ کی شوریٰ کا اہم اجلاس امیر سندھ مولانا مفتی محمد یوسف قصوری صاحب کی صدارت میں جامع مسجد عثمان بن عفان قیوم آباد کراچی میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا ایجنڈہ 2 بنیادی نکات پر مشتمل تھا۔ 1۔ صوبائی شوریٰ کی تشکیل نو، ضلعی کوٹے، اراکین شوریٰ کے لئے قواعدو ضوابط کا تعین، اہلیت و وابستگی کا معیار اور ان سب کے لیے پیش رفت کا جائزہ۔ 2۔ ملکی سیاسی امور پر مشاورت ...... اول الذکر نکتے کی ہدایات تو امیر محترم سینئر پروفیسر ساجد میر صاحب (حفظہ اللہ) نے 26 فروری 2017 کو منعقد ہونے والے سندھ شوریٰ کے اجلاس میں صدارتی خطاب میں دی تھیں اور امیر سکھر مولانا عبدالرحمٰن ثاقب صاحب نے بھی اس نکتے کی طرف شوریٰ کی توجہ دلائی تھی۔ اجلاس میں شریک اراکین نے بحث ومباحثے کے بعد متفقہ طور پر منظور کیا کہ سندھ کے تمام چھوٹے بڑے شہروں، ضلعوں، تحصیلوں میں وہاں کے امراء وناظمین اپنی اپنی شوریٰ تشکیل دیں گے اور وابستگی، اہلیت، کارکردگی کو مدنظر رکھتے ہوئے سندھ کی شوریٰ کے لئے اراکین کے نام اور ان کے مکمل ایڈریس، رابطہ نمبر زیکم مئی 2017 تک کراچی مرکز کو روانہ کریں گے۔ دوئم یہ کہ فی الوقت جماعتی نظم کی صورتحال کو دیکھتے ہوئے علاقائی کوٹہ بھی مقرر کیا گیا جسے آئندہ جماعتی نظم کی پیش رفت اور کارکردگی کو سامنے رکھتے ہوئے تبدیل کیا جا سکتا ہے' اس نکتے کی رو سے 1۔ کراچی شہر کے 30 افراد سندھ شوریٰ کے رکن ہونگے' اندرون سندھ کے 23 علاقوں سے 123 افراد سندھ شوریٰ کے رکن ہونگے، جن علاقوں میں مرکزی جمعیت اہلحدیث کا نظم فعال یا موجود نہیں ان علاقوں میں مندرجہ ذیل شخصیات اپنا کردار ادا کریں گی: نواب شاہ: مولانا محمد ابراہیم طارق صاحب ☆ لاڑکانہ: مولانا عبدالرحمٰن ثاقب صاحب ☆ قمبر شہداد کوٹ: جناب قاری عثمان ☆ خیر پور: مفتی خالد اکرم المدنی صاحب ☆ شکار پور: مولانا عبدالوہاب سیٹھار ☆ جیکب آباد: جناب قاری عثمان ☆ ٹنڈو الہ یار: جناب زبیر احمد کاکا ☆ ٹنڈو محمد خان: مفتی خالد اکرم المدنی ☆ ٹھٹھہ: محمد مصری ملاح ☆ جامشورو: مفتی خالد اکرم المدنی ☆ سجاول: مولانا یوسف کاظم ☆ کشمور: مولانا حسن سموں' دوسری شق سیاسی امور پر امیر سندھ مفتی محمد یوسف قصوری صاحب نے ملک کی موجودہ سیاسی صورتحال کے تناظر میں مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے مرکز کی پالیسی کو تفصیلاً بیان کیا۔ سید عامر نجیب نائب ناظم اعلیٰ سندھ نے ملکی صورتحال میں مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے مثبت کردار اور جماعت کے سیاسی مستقبل پر روشنی ڈالی۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث سندھ کے سیاسی امور کے چیئرمین محمد اشرف قریشی نے سندھ میں مرکزی جمعیت کی سیاسی پوزیشن' دیگر معاصر سیاسی و مذہبی جماعتوں کی حکمت عملی اور آئندہ کے الیکشن 2018 میں مرکزی جمعیت اہلحدیث سندھ کی پالیسی کیا ہونی چاہیے کے حوالے سے تفصیلاً گفتگو کی، دیگر شریک اراکین نے اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا۔ بعد ازاں طے ہوا کہ سندھ کے تمام امراء و ناظمین اپنے اپنے علاقوں میں سیاسی اثر و رسوخ میں اضافے کی کوشش کریں گے۔ ہر سطح پر انتظامی مشینری معاصر جماعتوں، مقامی میڈیا اور علاقائی ذمہ داران سے روابط بڑھائیں گے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون!

مولانا عبدالستار انجم کو صدمہ!

⊙ مؤرخہ 11 اپریل 2017ء بروز منگل ناظم مرکزی جمعیۃ اہل حدیث تحصیل شیخوپورہ مولانا عبدالستار انجم کی والدہ ماجدہ قضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ انتہائی پارسا' موحدہ' مہمان نواز' شب زندہ دار اور مسلک اہل حدیث کی تڑپ رکھنے والی خاتون تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ ڈیرہ ملاسنگھ والی گراؤنڈ میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ امیر مرکزی جمعیۃ اہل حدیث ضلع شیخوپورہ مولانا حافظ عبدالباسط شیخوپوری نے بڑے ہی رقت آمیز لہجے میں پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ضلع بھر کے علماء کرام اور مضافات سے تمام مکاتب فکر کے لوگوں نے شرکت کی۔ مرحومہ کو ڈیرہ ملاسنگھ والے قبرستان میں آہوں اور سسکیوں میں سپرد خاک کیا گیا۔ قارئین کرام مرحومہ کی مغفرت تامہ کے لیے دعاء فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بشری لغزشوں سے درگزر کرتے ہوئے انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین!

سعید ساجد' نمائندہ خصوصی اہل حدیث' کوٹ سوہندا شیخوپورہ

پروفیسر عبدالباسط ظہیر کو صدمہ!

⊙ جمعیۃ اساتذہ پنجاب کے جنرل سیکرٹری پروفیسر عبدالباسط ظہیر کے حقیقی ماموں گزشتہ دنوں رضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم کی نماز جنازہ میں مختلف طبقہ ہائے فکر اور جماعتی احباب کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مرحوم نیک طینت' پابند صوم وصلوٰۃ اور ملنسار انسان تھے۔ قارئین اللہ تعالیٰ کے حضور مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا فرمائیں۔

منجانب: محمد طارق جاوید ناظم دفتر جمعیۃ اساتذہ پاکستان

⊙ جامع مسجد ابوبکر صدیق اہل حدیث کوٹ مومن ضلع سرگودھا کے متولی ڈاکٹر محمد شفیق خاں ۱۲ اپریل بروز بدھ اچانک حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم نیک سیرت' ملنسار' خوش اخلاق اور بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ بعد نماز عصر جنازہ کی ادائیگی کے بعد انہیں مقامی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بشری خطائیں معاف فرما کر جنت الفردوس عطا فرمائے۔ احباب سے ان کی مغفرت تامہ کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

شریک غم: میاں عبداللہ وحکیم محمد افضل کوڑے کوٹ ضلع سرگودھا

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے اہم اعلان

بارہ کتابیں مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے مندرجہ ذیل بارہ کتابیں مفت زیر تقسیم ہیں۔

- پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنتیں
- خواتین سے متعلقہ مخصوص احکام ومسائل
- اصلاحِ عقیدہ کتاب وسنت کی روشنی میں
- ارکانِ اسلام کتاب وسنت کی روشنی میں
- طریقہ طہارت وصلوٰۃ کتاب وسنت کی روشنی میں
- آداب نماز اور خشوع وخضوع کی اہمیت
- تعارف اہل حدیث!
- استخارہ کے احکام ومسائل
- بدعت کی حقیقت!
- دَم ذریعہ علاج!
- احکام ومسائل رمضان المبارک
- مسائل زکوٰۃ قرآن وسنت کی روشنی میں

خواہشمند حضرات مبلغ پچاس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت منگوائیں:

اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل سات اشتہارات کا مدلل فور کلر اور خوبصورت مکمل سیٹ زیر تقسیم ہے۔ تمام مساجد کے منتظمین حضرات مفت منگوائیں اور فریم کروا کر مساجد میں آویزاں کریں۔ مسائل حقہ کی ترویج کا یہ موثر ترین ذریعہ ہے۔ **نوٹ** فریم کروا کر آویزاں کرنے کا وعدہ آنا ضروری ہے۔

محمد یٰسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور، پنجاب، پاکستان **0333-8556473**

قرآن وحدیث کانفرنس

مرکزی جمعیت اہل حدیث یوتھ فورس یل بنگلہ لشاری تحصیل اٹھارہ ہزاری ضلع جھنگ کے زیر اہتمام ۲۶ مارچ بروز اتوار قرآن وحدیث کانفرنس مرکز انوار حق اہل حدیث میں مولانا عتیق الرحمن مصطفی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ نقابت کے فرائض ضیاء الرحمن عتیق نے انجام دیئے کانفرنس سے مولانا محمد یوسف ربانی آف سرگودھا، قاری محمد حسن سلفی آف ساہیوال اور مولانا پروفیسر امین الرحمن ساجد آف فیصل آباد نے خطابات کیے، کانفرنس ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔

رپورٹ: ڈاکٹر بارک اللہ مجاہد، تحصیل اٹھارہ ہزاری ضلع جھنگ

بھوآنہ میں تربیتی پروگرام

اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل بھوآنہ ضلع چنیوٹ کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد محمدی اہل حدیث بھوآنہ میں تربیتی پروگرام منعقد ہوا جس کی صدارت ضلعی صدر اہل حدیث یوتھ فورس چوہدری شہزاد ممتاز نے کی۔ مولانا بنیامین عابد آف اوکاڑہ نے خطاب کیا اور کہا کہ اگر ہم رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کریں گے تو دنیا وآخرت میں کامیابی ہمارا مقدر بنے گی۔

ضرورت رشتہ

لڑکا عمر 30 سال، دراز قد، باشرع، عربی ٹیچر، فاضل درس نظامی ایم اے عربی پنجاب یونیورسٹی کے لیے پڑھی لکھی خوبصورت پردہ دار اہل حدیث فیملی سے ٹیچر لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ رابطہ: (مولانا) عبدالرحمن ربانی (مانانوالہ)

0300/0333-6554124

Weekly AHL- E - HADITH

CPL No 116

106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:
Tell: 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith 042-37720257
Paigham T.V: 042-37722876